مُسلسل اِشاعت کے 60 سال

عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

شمارہ: ۸ — اگست 2023ء

جلد: ۲۷ — محرم الحرام ۱۴۴۵ھ

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

سویڈن میں توہینِ قرآن اور عالم اسلام کیلئے لمحۂ فکریہ

اسمائے گرامی شہیدانِ کربلا

جناب عمار ناصر اور ان کے ہم آواز دانشوروں کی خدمت میں

حضرت مولانا یار محمد عابد کا اِنتقال

قادیانیوں کی قانونی و دینی حیثیت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ لولاک ملتان

شمارہ: ۸ جلد: ۲۷

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوری شہیدؒ

مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
صاحبزادہ طارق محمودؒ

مولانا محمد اکرم طوفانیؒ

مجلس منتظمہ

مولانا غلام رسول دین پوری	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
علامہ احمد میاں حمادی	مولانا فقیر اللہ اختر
مولانا مفتی حفیظ الرحمن	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا قاضی احسان احمد	مولانا محمد اسحاق ساقی
مولانا مفتی محمد راشد مدنی	مولانا محمد وسیم اسلم
مولانا محمد حسین ناصر	چوہدری محمد اقبال
مولانا محمد قاسم رحمانی	مولانا عبدالرزاق
مولانا عبدالرشید غازی	مولانا محمد اویس

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ
زیر سرپرستی: حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی صاحب
زیر سرپرستی: حضرت مولانا سید سلیمان یوسف بنوری صاحب
نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری
نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا
چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد
حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی
ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود
مرتب: مولانا عزیز الرحمن ثانی
کمپوزنگ: یوسف ہارون

ناشر: عزیز احمد مطبع: تشکیل نو پرنٹرز ملتان
مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 0333-8827001, 061-4783486

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم

سویڈن میں توہین قرآن اور عالم اسلام کے لئے لمحہ فکریہ	پروفیسر عبدالواحد سجاد	03

مقالات ومضامین

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ...... سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں (منظوم)	جناب لطیفی/ شورش کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ	06
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سفر کے معمولات	مولانا شاہد ندیم	07
اسمائے گرامی شہیدان کربلا	جناب حماد رشید	09
دور نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں شہداء صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد	مولانا محمد وسیم اسلم	14
انتخاب لاجواب	حافظ محمد انس	17
مناظرۃ الہند الکبریٰ یعنی ہندوستان کا عظیم مناظرہ (قسط:19)	مولانا رحمت اللہ کیرانوی/ مولانا غلام رسول	20

شخصیات

حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی حیات وخدمات	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	24
حضرت مولانا یار محمد عابد کا انتقال	مولانا اللہ وسایا	27

رد قادیانیت

قادیانیوں کی قانونی ودینی حیثیت (قسط:2)	جناب رفیق گوریجہ ملتان	29
قادیانیوں سے چند سوالات	مولانا عتیق الرحمٰن	32

متفرقات

دو ضروری وضاحتیں	مولانا اللہ وسایا	34
جناب عمار ناصر اوران کے ہم آواز دانشوروں کی خدمت میں	مولانا عبدالرؤف فاروقی	37
گوادر میں تحفظ ختم نبوت کی سرگرمیاں	مولانا محمد قاسم رفیع	39
ضلع نارووال اور سیالکوٹ کی تحصیلوں میں ختم نبوت کانفرنسیں	علامہ اویس احمد فاروقی	42
تحفظ ختم نبوت کانفرنس نواب شاہ	قاری عبداللہ فیض	43
تبصرۂ کتب	مولانا اللہ وسایا	46
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	48
مسافران آخرت	ادارہ	56

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کلمۃ الیوم

سویڈن میں توہین قرآن اور عالم اسلام کے لئے لمحہ فکریہ

سویڈن کے دارالحکومت اسٹاک ہوم کی مرکزی جامع مسجد جس میں دس ہزار کے قریب مسلمان نماز عید ادا کرتے ہیں، ۲۸ جون ۲۰۲۳ء کو جب سویڈن سمیت پورے یورپ میں مسلمان عیدالاضحیٰ منارہے تھے تو عراقی نژاد سلوان مومیکا نامی بدبخت نے قرآن مجید کی توہین کا ارتکاب کیا۔ سلوان مومیکا نے سی این این کو بتایا کہ وہ یہ شرمناک حرکت کورٹ میں تین ماہ کی قانونی لڑائی کے بعد کررہا ہے اور اس کا مطالبہ ہے کہ قرآن پر پابندی لگائی جائے۔ آزادی اظہار کے نام پر اس بدبخت کو باقاعدہ عدالت اور پولیس نے اجازت دی کہ وہ قرآن کریم کی بے حرمتی اور اسے نذر آتش کرے، اس نے ٹوئٹر پر بھی اپنی غلیظ ترین حرکت کا اعلان کیا اور پولیس کی حفاظت میں اسے انجام دیا۔

سویڈن میں قرآن پاک کی بے حرمتی کا یہ پہلا واقعہ نہیں، اس سے پہلے بھی دائیں بازو کے اسلام مخالف انتہا پسندوں نے قرآن پاک کو نذر آتش کیا تھا۔ آزادی اظہار یعنی اپنی بات کہنے کی آزادی ایک دل فریب چیز ہے لیکن اس کی آڑ میں مغربی ممالک اسلام اور اس کی بنیادوں پر حملہ آور فریب کاری کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ مسلمان سراپا احتجاج ہوئے تو یورپی یونین نے بیان داغ دیا کہ یہ اس شخص کا ذاتی فعل تھا اور یورپی یونین اس طرح کی کسی حرکت کی حمایت نہیں کرتی۔ اگر یورپی یونین ایسے نفرت انگیز اقدامات کی حمایت نہیں کرتی تو اس نے اس اقدام کو کیوں نہیں روکا جس کا اس شخص نے باقاعدہ پیشگی اعلان کیا۔ اسی طرح عالم اسلام کا ردعمل اتنا کمزور تھا کہ سب اسلامی ممالک مل کر بھی کوئی ایسا اقدام نہ کرسکے کہ سویڈن اس شخص کو جو اس ملک کا شہری بھی نہیں ہے اس قبیح حرکت سے روکتا۔

بات صرف سویڈن کی نہیں، انسانی حقوق کے خودساختہ چمپئن مغربی ممالک میں اگر کوئی مسلمان عورت پردہ کرنا چاہتی ہے تو اس کے انسانی حقوق کسی کو نظر نہیں آتے اور پردے کے ذاتی فعل پر بھی پابندی لگ جاتی ہے۔ اگر کوئی بدبخت رسول پاک ﷺ کی شان میں گستاخی یا قرآن پاک کی بے حرمتی کرے تو اسے آزادی اظہار کا نام دیا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ مذہبی دہشت گردی ہے۔ آزادی رائے کے نام پر نفرت

انگیزی اور مذہبی دہشت گردی کرنے والے ان ممالک کے قوانین میں اپنے شہریوں کی آزادی رائے پر عملی طور پر بے شمار پابندیاں ہیں۔ بیلجئم میں باقاعدہ ہولوکاسٹ سے انکار کا قانون ہے جس کے مطابق ہولوکاسٹ پر رائے دینے، انکار کرنے یا اس پر سوال کرنے کی جسارت کرنے والے کے لئے قید اور جرمانے کی سزا ہے۔ کینیڈا سمیت یورپی یونین کے سولہ سے زائد ممالک میں یہ قانون موجود ہے کہ آپ اگر یہ کہیں کہ شاید ہولوکاسٹ نہیں ہوا تھا یا اس کی حقیقت کے بارے میں تفتیش کا مطالبہ کریں تو آپ کو بطور سزا جیل جانا ہوگا۔

سوال یہ ہے کہ یہاں آزادی اظہار رائے پر پابندی کیوں؟ فریڈم آف سپیچ بلاشبہ ایک اچھی چیز ہے۔ لیکن آزادی رائے کا یہ مطلب کہاں سے آیا ہے کہ آپ جب اور جیسے چاہیں مذہب کی توہین اور پونے دو ارب لوگوں کی دل آزاری کریں۔ فریڈم آف سپیچ کے ساتھ ایک چیز ہیٹ سپیچ بھی ہے اور دنیا کے اکثر ممالک میں اس پر پابندی ہے۔ جو درست اقدام ہے کہ جب کسی کی تقریر اور رائے معاشرے میں نفرت پھیلانے اور دل آزاری کا سبب بننے لگے تو اس کو روکنا ہر مہذب معاشرے کی ذمہ داری ہے۔ مذہب کی بات نہ بھی کریں اور صرف دنیا میں رائج اخلاقی اور انسانی قوانین دیکھیں تو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے دسمبر ۱۹۶۶ء میں ایک قرارداد (آئی سی سی پی آر) پاس کی تھی جس کے مطابق کوئی بھی ایسی تقریر یا تحریر جو کسی ملک میں رہنے والے کسی بھی فرد یا گروہ کی مذہبی، قومی، نسلی مخالفت یا دل آزاری کا سبب بنے اور ان کے خلاف نفرت یا حقارت کا اظہار کرے اس ملک کا فرض ہے کہ اس کو روکے اور اس کے خلاف قانون سازی کرے۔

کتنا بڑا المیہ ہے کہ اظہار آزادی کے نام پر مغرب تسلسل کے ساتھ مسلم دنیا کے جذبات سے کھیلتا ہے۔ یہ مغرب کی طویل المیعاد منصوبہ بندی کا حصہ لگتا ہے۔ مغرب یہ سمجھتا ہے کہ جب تک مسلمان قرآن مجید اور نبی اکرم ﷺ کی ذات اقدس سے عقیدت اور محبت برقرار رکھے ہوئے ہیں، ان کے قلوب واذہان سے دینی غیرت اور حمیت کھرچی نہیں جاسکتی۔ مسلم سماج میں مغرب کی پیوندکاری کی تمام مذموم کوششیں ناکام رہیں گی۔ یہ قرآن اور رسول اللہ ﷺ کی بے پناہ محبت ہی ہے جس نے مسلمانوں کو اسلامی تعلیمات کے ساتھ جوڑا ہوا ہے۔ یہ اہانت آمیز واقعات اسی تعلق کو کمزور کر کے مسلمانوں کے تہذیبی، نظریاتی، فکری اور ثقافتی ڈھانچے کو زمین بوس کرنے کے لئے بار بار دہرائے جارہے ہیں۔

مسلم معاشرے کی اپنی درخشندہ روایات، اقدار اور سنہری تاریخی اصول ہیں جن کی بنیاد قرآن اور اسوہ رسول پر ہے۔ مسلم معاشرے میں برداشت اور بے حمیتی میں ایک واضح فرق ہے۔ مغرب بے لباسی کو فطرت سے تعبیر کرتا ہے تو اسلامی معاشرہ ستر پوشی کو عین فطرت قرار دیتا ہے۔ مغرب بے حیائی کو زندگی سمجھتا ہے تو اسلامی معاشرہ حیا کو۔ فکری یلغار سے عسکری یلغار تک دنیائے اسلام کو ہر طرح کے مسائل کا سامنا ہے۔

اغیار اور استعمار کی سازشوں سے مسلم ممالک کے مابین اعتماد کا فقدان ہے۔ جس کی وجہ سے ماضی والا امت مسلمہ کا رعب و دبدبہ ختم ہوگیا ہے۔ وسائل امت مسلمہ کے ہیں لیکن ان پر مغرب کی اجارہ داری ہے۔ نیو ورلڈ آرڈر کی بساط پر مہرے آگے بڑھائے جارہے ہیں۔ مسلم دنیا پر مغربی فکری وعسکری جارحیت مسلمانوں کو یہ دعوت فکر دیتی ہے کہ دین سے وابستگی ہی ہماری بنیاد ہے، بنیاد کمزور ہوجائے تو شجر سایہ دار بھی خزاں رسیدہ ٹہنی کی طرح کمزور اور پامال ہوجاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا بھر میں آج مسلمان ہی مظلوم، مغلوب اور مصلوب ہے۔ المیہ یہ ہے کہ ۵۷ مسلمان ممالک پر مشتمل دنیائے اسلام کی اکثریت آفاقی نظام سے ہم آہنگ نہ ہوسکی۔ ایک چوتھائی عالمی آبادی پر مشتمل مسلم دنیا میں سے ۴۹ فیصد کا اعلانیہ سرکاری مذہب اسلام ہے۔ ۵۱ فیصد ممالک آئین میں سرکاری مذہب کی نشاندہی نہیں یا وہ سیکولر کہلاتے ہیں۔ مسلم حکمران بھی بے حسی کا شکار ہیں اسی لئے مسلمانوں کو جن حالات کا سامنا ہے۔ یہ صاحبان اقتدار کی مجرمانہ خاموشی کا شاخسانہ ہے۔ مسلم دنیا کب تک ایسے تکلیف دہ واقعات پر صرف اور صرف مذمتی بیانات جاری کرتی رہے گی۔

ہر درد مند دل کو رونا میرا رلادے   بے ہوش جو پڑے ہیں شاید انہیں جگادے

عالم اسلام اور اعتدال پسند مغربی ممالک کو آزادی اظہار کے نام پر ایسے واقعات کے خاتمے کے لئے متحد ہونا پڑے گا اور مسلمانوں کو وقتی جذباتیت کی بجائے ہوش مندی کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔ یہ واقعات ہمارے لئے سبق ہیں کہ ہم جب تک ٹکڑوں میں بٹے رہیں گے اسلام پر ایسے حملے ہوتے رہیں گے۔ قرآن پاک کی بے حرمتی اور مذہبی بنیادوں پر نفرت کو روکنے کے لئے اجتماعی اقدامات اور بین الاقوامی قوانین کا استعمال کیا جانا چاہئے۔

او آئی سی اور مسلم حکمرانوں کو ان بین الاقوامی قوانین کے فوری اطلاق کے حوالے سے عالمی برادری کو مسلسل یاددہانی کرانی ہوگی جو واضح طور پر مذہبی منافرت کی کسی بھی حمایت سے روکتے ہیں۔ عالمی سطح پر سب کے لئے انسانی حقوق اور بنیادی آزادیوں کے احترام اور ان کی پابندی کے لئے اقوام متحدہ کے منشور پر عمل پیرا ہونے کی ضرورت ہے۔

مدرسہ تحسین القرآن ڈوغلگو بہا میں بیان

مدرسہ تحسین القرآن ڈوغلگو بہا میں مہتمم مولانا جواد احمد سرپرست عالمی مجلس مٹہ اور مقامی امیر مولانا احمد زیب سمیت رفقاء کے ساتھ مولانا مفتی محمد راشد مدنی کی تفصیلی نشست ہوئی۔ ظہر کے بعد پروگرام ہوا۔ مولانا عابد کمال نے پشتو میں بیان کیا۔ آخر میں مولانا مفتی محمد راشد مدنی کا تفصیلی بیان ہوا۔

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

نتیجہ فکر: جناب لطیفی

پایا تھا جزاک اللہ وہ رعب عمرؓ! تو نے
خم کردیئے شاہوں کے اک آن میں سر تو نے

کمزور ہوئیں تجھ سے بت خانوں کی تعمیریں
اصنام پرستوں کی توڑی ہے کمر تو نے

وہ برق صفت تیری صمصام کا کیا کہنا
پگھلا دیئے میدان میں دشمن کے جگر تو نے

سیراب تھا دل تیرا کونین کی دولت سے
گنجینہ وحدت کے پائے وہ گہر تو نے

سرشار ہوا عالم اس کیف دوامی سے
جام مئے وحدت کو چھلکایا جدھر تو نے

ٹکرائی صدائے حق تاریک فضاؤں سے
اسلام کا دنیا میں پھیلایا اثر تو نے

تنہا صف اعداء میں شیروں کی طرح ڈٹ کر
کی معرکہ آرائی بے خوف وخطر تو نے

وقعت نہیں نظروں میں کچھ قصر سلاطین کی
خاشاک کے محلوں میں کی عمر بسر تو نے

مشہور جہاں میں ہے فاروقؓ لقب تیرا!
وا رکھے ہمیشہ ہی انصاف کے در تو نے

(الصدیق ملتان محرم وصفر ۱۳۷۴ھ ص ۲۳)

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں

شورش کاشمیری

حسینؓ! ہم کہ ترے بندگان ناز ونیاز
تری شہادت عظمیٰ کے محرمان راز

کسی یزید کی چوکھٹ پہ جھک نہیں سکتے
ہزار بار ڈراتے رہیں لطیفہ باز

خدا کا شکر زمیں پہ انہیں پناہ نہ ملی
جنے تھے خاک وطن نے بہت سے حیلہ طراز

کمال فہم بھی ہو تو سمجھ نہیں سکتے
حسینؓ! تیری حقیقت کو بندگان مجاز

ہمارا طغرۂ خوبی قلم کی رعنائی
ہمارے فخر کی دولت جبین ناز ونیاز

حسینؓ! تیرے تصور سے جاگ اٹھتا ہے
وہ دل کہ جس کی متاع عزیز سوز وگداز

حسینؓ! تیری روایت کی ہمنوائی میں
مری حقیر شجاعت کے ولولے ہیں دراز

حضور سرور کونینؐ پر فدا ہونا
یہی ہے میری عبادت یہی ہے میری نماز

قسم خدا کی فقط اہل بیتؓ کا صدقہ
کلام شورش شعلہ نوا کا رنگ حجاز

(ہفت روزہ چٹان لاہور ۵/فروری ۱۹۷۳ء ص ۵)

حضور اکرم ﷺ کے سفر کے معمولات

مولانا شاہد ندیم

۱۴۹...... حضور اکرم ﷺ سفر کے لئے خود روانہ ہوتے یا کسی اور کو روانہ فرماتے تو جمعرات کے روز کو روانگی کے لئے مناسب خیال فرماتے۔

۱۵۰...... آپ ﷺ سفر میں سواری کو زیادہ تر تیز رفتاری سے چلانا پسند فرماتے اور جب دیکھتے کہ راستہ لمبا ہے تو رفتار اور تیز کر دیتے۔

۱۵۱...... سفر میں کہیں پڑاؤ کر کے روانہ ہوتے تو عادت طیبہ تھی کہ صبح کے وقت کوچ فرماتے۔

۱۵۲...... سفر میں آپ ﷺ جب تک نماز دوگانہ ادا نہ فرما لیتے وہاں سے روانہ نہ ہوتے تھے۔

۱۵۳...... آپ ﷺ جب گھر میں داخل ہوتے یا سفر میں کہیں منزل پر پڑاؤ فرماتے تو جب تک نماز دوگانہ ادا نہ فرما لیتے، نہیں بیٹھتے تھے۔

۱۵۴...... شروع رات میں اگر کسی جگہ منزل کر کے آرام فرماتے تو سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی پر سیدھا رخسار رکھ کر سیدھی کروٹ آرام فرماتے۔

۱۵۵...... اگر پچھلی رات کہیں پڑاؤ فرماتے تو سیدھے ہاتھ کو کہنی کے بل کھڑا کر کے اس کی ہتھیلی پر اپنا سر مبارک رکھ کر آرام فرماتے۔

۱۵۶...... جب کوئی مسافر سفر سے واپس آتا اور خدمت اقدس میں حاضری دیتا تو اس سے معانقہ کرتے اور اس کی پیشانی پر بوسہ دیتے۔

۱۵۷...... جب کسی کو سفر کے لئے رخصت فرماتے تو اس سے دعا کا مطالبہ فرماتے اور ارشاد ہوتا کہ: بھائی! ہم کو اپنی دعا میں مت بھولنا۔

۱۵۸...... جب آپ ﷺ کسی سفر سے واپس ہوتے تو رات کے وقت گھر میں ہرگز تشریف نہیں لے جاتے تھے بلکہ راستہ میں کہیں ٹھہر جاتے اور صبح کے وقت دولت خانہ میں قدم رنجہ فرماتے۔

۱۵۹...... سفر میں آپ ﷺ اپنے ہمراہیوں کے ساتھ ہوتے اور کوئی کام سب کو کرنا ہوتا (مثلاً کھانا پکانا) تو آپ ﷺ کام کاج میں ضرور حصہ لیتے۔ ایک پڑاؤ پر سب اصحاب نے کھانا پکانے کا ارادہ کیا اور ہر ایک نے ایک کام اپنے ذمہ لیا تو حضور ﷺ نے لکڑیاں چن کر لانے کا کام اپنے ذمہ لے لیا۔

۱۶۰...... سفر سے واپسی پر عادت طیبہ تھی کہ سیدھے گھر میں تشریف نہ لے جاتے بلکہ پہلے مسجد میں جا کر نماز دوگانہ ادا فرماتے اور پھر گھر میں تشریف لے جاتے۔

۱۶۱...... سفر سے تشریف لاتے اور شہر میں آکر بچے راستہ میں ملتے تو ان کو آپ ﷺ اپنی سواری پر بٹھاتے، چھوٹے بچے کو آگے بٹھاتے اور بڑے کو پیچھے۔

۱۶۲...... آپ ﷺ جب سفر میں جاتے یا جہاد کے لئے، تو ہر روز ایک صحابی کو اپنے ہمراہ سواری پر بٹھاتے۔

۱۶۳...... جب آں حضرت ﷺ سفر کے لئے روانہ ہوتے اور سواری پر اچھی طرح بیٹھ جاتے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے اور پھر یہ الفاظ دعا کے زبان مبارک پر ہوتے: ’’سبحان الذی سخرلنا ھذا وما کنا لہ مقرنین. وانا الیٰ ربنا لمنقلبون. اللّٰھم انا نسئلک فی سفرناھذا البر والتقویٰ ومن العمل ما ترضیٰ اللّٰھم ھوّن علینا سفرنا ھذا واطوعنا بعدالارض. اللّٰھم انت الصاحب فی السفر والخلیفة فی الاھل والمال ‘‘ اور جب آں حضرت ﷺ سفر سے واپس آتے تو یہی دعا پڑھتے مگر اس کے ساتھ یہ الفاظ اور بڑھا دیتے: ائبون تائبون عابدون لربنا حامدون۔

۱۶۴...... جب کسی بلندی پر سواری چڑھتی تو تین مرتبہ اللہ اکبر! فرماتے اور یہ فرماتے اللّٰھم لک الشرف علی کل شرف ولک الحمدعلی کل حال!

۱۶۵...... جب کسی پستی میں سواری اترتی تو تین مرتبہ فرماتے سبحان اللہ!

۱۶۶...... رکاب میں پاؤں رکھتے وقت فرماتے بسم اللہ!

۱۶۷...... اگر آپ ﷺ کو سفر میں رات ہوجاتی تو دعا کے یہ الفاظ ارشاد فرماتے: یا ارض ربی وربک اللہ اعوذباللہ من شرک وشر مافیک وشر ما خلق فیک وشر ما یدب علیک اعوذ باللہ من اسد واسود ومن الحیة والعقرب ومن ساکن البلد ومن والد وما ولد!

۱۶۸...... جس شہر یا گاؤں میں آپ ﷺ کے قیام کا ارادہ ہوتا اور آپ ﷺ اس کو دور سے دیکھ لیتے تو زبان مبارک پر یہ الفاظ ہوتے۔ اللّٰھم بارک لنا فیھا (تین مرتبہ فرماتے) اور جب اس میں داخل ہونے لگتے تو فرماتے: اللّٰھم ارزقنا جناھا وحیّنا الی اھلھا وحبّب صالح اھلھا الینا!

۱۶۹...... جب آپ ﷺ کسی شخص کو سفر کے لئے رخصت فرماتے تو یہ الفاظ زبان مبارک پر ہوتے: ’’استودع اللہ دینک وامانتک وخواتیم عملک‘‘

۱۷۰...... آں حضرت ﷺ جب کسی سفر سے واپس ہوتے اور اپنے گھر والوں میں تشریف لے جاتے تو فرماتے: توباً توباً لربنا اوباً لا یغادر علینا حوباً!

اسمائے گرامی شہیدان کربلا

جناب حماد رشید

بنا کردند خوش رسمے بخاک وخون غلطیدن　　خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

میدان کربلا میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ مظلوم کے ساتھ جولوگ مبتلائے کرب وبلا ہوئے ان کے اسمائے گرامی تاریخ کی کتابوں میں منتشر طور پر تو ملتے ہیں، مگر ایک ہی جگہ پر کہیں یہ نام مجموعی طور پر نہیں ملتے۔ہم ان ناموں کو اپنے قارئین کے لئے ایک جگہ جمع کررہے ہیں، تاکہ وہ ان حضرات کے کم ازکم ناموں سے تو واقف ہوجائیں جو امام شہیدؓ کے ساتھ عزت شہادت سے سرفراز ہوئے۔ نیز ہمارے شیعہ بھائیوں کے ہاں جس طرح اصحاب ثلاثہ رضی اللہ عنہم کے ناموں سے پرہیز کیا جاتا ہے۔شہیدان کربلا کے ناموں کو دیکھ کر آپ کو یہ بھی معلوم ہوسکے گا کہ یہ مغائرت اور بیگانگی قرن اوّل میں اہل بیت اطہار کے دلوں میں موجود نہ تھی وہ بلا کھٹکے اپنے بچوں کے نام اصحاب ثلاثہؓ کے ناموں پر رکھتے تھے۔اگر اہل بیتؓ کے جوانوں کے دل میں اصحاب ثلاثہ کے ساتھ کچھ پرخاش ہوتی تو وہ اپنے بچوں کے نام ان کے ناموں پر نہ رکھتے۔کیا ہمارے شیعہ بھائی اس نکتہ پر غور فرما کر اپنے دلوں کو صاف کرنے کی کوشش کریں گے؟(حماد رشید)

۱...... حضرت جعفر بن عقیلؓ بن ابی طالب،نورالعین میں ہے کہ آپ نے پندرہ آدمیوں کو قتل کیا۔کامل میں آپ کے قاتل کا نام بشر بن حوطہ ہمدانی لکھا ہے۔

۲...... حضرت عبدالرحمٰن بن عقیلؓ ابن ابی طالب،آپ نے مخالف لشکر کے پچاس آدمی مارے۔آپ کا قاتل عبداللہ بن عروہ خثعمی ہے اور کامل میں قاتل کا نام عثمان بن خالد لکھا ہے۔

۳...... حضرت عبداللہ بن عقیلؓ بن ابی طالب۔

۴...... حضرت محمدؓ بن ابی سعید بن عقیل بن ابی طالب۔

۵...... حضرت عبداللہؓ بن مسلم بن عقیل بن ابی طالب۔سیدنا حسین رضی اللہ عنہ سے قرابت قریبہ رکھنے والوں میں یہ سب سے پہلے شخص ہیں جو تمام اعوان وانصار کے شہید ہونے کے بعد سب سے پہلے لڑے۔ نورالعین میں ہے کہ آپ نے نوے(۹۰) آدمی قتل کئے۔ زفل بن مزاحم حمیری نے آپ کو قتل کیا۔کامل میں ہے کہ آپ کا قاتل عمر بن صبیح صدلوی تھا اور بعض کہتے ہیں کہ آپ نے مالک بن اسید حضرمی کے ہاتھ سے شربت شہادت نوش فرمایا۔

۶...... حضرت محمدؓ بن عبداللہ بن جعفر طیارؓ بن ابی طالب۔ سیدنا حسینؓ کے حقیقی بھانجے حضرت زینب کے صاحبزادے ہیں انہوں نے دس آدمی مارے، قاتل کا نام کامل میں عامر بن نہشل تیمی لکھا ہے۔

۷...... حضرت عون بن عبداللہ بن جعفر طیارؓ بن ابی طالب، انہوں نے ستائیس آدمی مارے۔ عبداللہ بن قطبہ طائی آپ کا قاتل ہے۔

۸...... حضرت ابوبکر بن حسن بن علیؓ بن ابی طالب، سیدنا حسینؓ کے حقیقی بھتیجے، حضرت حسنؓ کے صاحبزادے ہیں، ان کے قاتل کا نام حرملہ بن کاہن ہے۔

۹...... حضرت عمر بن حسن بن علی بن ابی طالب، سیدنا حسینؓ کے حقیقی بھتیجے، سیدنا حسنؓ کے صاحبزادے۔

۱۰...... حضرت عبداللہ بن حسن بن علیؓ بن ابی طالب، سیدنا حسینؓ کے حقیقی بھتیجے، سیدنا حسنؓ کے صاحبزادے۔

۱۱...... حضرت قاسم بن حسن بن علیؓ بن ابی طالب، سیدنا حسینؓ کے حقیقی بھتیجے، حضرت حسنؓ کے صاحبزادے۔ آپ کی عمر تقریباً انیس سال تھی۔ آپ کے قاتل کا نام سعد بن عمرو بن نفیل ازدی ہے۔ (کامل) آپ کے ساتھ حضرت حسینؓ کی دختر جناب سکینہ کے نکاح کی روایت فریقین کے نزدیک بے سروپا اور غلط ہے اور روایت و درایت دونوں کے اعتبار سے صحیح نہیں۔

۱۲...... محمد بن علیؓ بن ابی طالب سیدنا حسینؓ کے علاتی بھائی۔

۱۳...... حضرت عثمان بن علیؓ بن ابی طالب، سیدنا حسینؓ کے علاّتی بھائی، آپ کے قاتل کا نام یزید الطحی ہے۔

۱۴...... حضرت ابوبکر بن علیؓ بن ابی طالب سیدنا حسینؓ کے علاّتی بھائی، آپ کے قاتل کا نام قدامہ موصلی ہے یا عبداللہ بن عقبہ عنصری یا زحیر بن بدر نخعی ہے۔

۱۵...... حضرت جعفر بن علیؓ بن ابی طالب، سیدنا حسینؓ کے علاتی بھائی۔

۱۶...... حضرت عباس بن علیؓ بن ابی طالب، سیدنا حسینؓ کے علاتی بھائی لشکر کے علم بردار، آپ کو ساقی اہل بیتؓ بھی کہتے ہیں کیونکہ شیرخوار علی اصغرؓ اور بی بی سکینہؓ کے لئے آپ فرات پر پانی لینے کو گئے تھے۔

۱۷...... سیدنا عبداللہ بن علیؓ بن ابی طالب، سیدنا حسینؓ کے علاتی بھائی، آپ کا قاتل ہانی بن نویب حضرمی ہے۔

۱۸...... حضرت علی اکبر بن حسین بن علیؓ بن ابی طالب، سیدنا حسینؓ کے بڑے صاحبزادے، آپ کے قاتل کا نام ابن نمیر ہے یا مقذ بن ہر عبدی۔

۱۹...... سیدنا علی اصغر بن حسین بن علیؓ بن ابی طالب، سیدنا حسینؓ کے شیرخوار صاحبزادہ، جب پیاس کی وجہ سے بیتاب اور نڈھال ہونے لگے، پدر بزرگوار نے گود میں لے کر لشکر کے سامنے جا کر ان کے لئے پانی طلب کیا۔ اشقیاء میں سے کسی بدبخت نے رحم اس تشنہ دہن پر نہ کیا۔

۲۰...... حضرت حسینؓ بن علیؓ بن ابی طالب، تاریخ یافعی میں ہے کہ آپ کی ولادت پانچویں شعبان ۴ھ میں ہوئی۔ تاریخ کے اعتبار سے یہی یافعی کا قول زیادہ صحیح ہے۔ اگرچہ مدارج النبوت میں شعبان کی چوتھی لکھا ہے اور ایک قول بارہویں رمضان بروز جمعرات کا ہے اور ایک روایت میں آخر ربیع الاوّل ۳ھ ہے۔ شہادت آپ کی باتفاق جمیع مؤرخین وارباب سیر دسویں محرم یوم جمعہ بعد زوال آفتاب ۶۱ھ میں واقع ہوئی۔ (سر الشہدہ وقعین) عمر شریف میں اختلاف ہے۔ قتادہ کی روایت ہے کہ آپ کی عمر شہادت کے وقت ۵۴ سال ۶ ماہ تھی۔ نور الابصار میں لکھا ہے کہ آپ پچپن سال یا زائد کے تھے۔ معارف میں ۵۶ سال لکھا ہے۔ استیعاب میں ستاون یا ۵۸ سال ہے اور تاریخ یافعی سے بھی اٹھاون سال معلوم ہوتا ہے۔ مگر تحریر الشہادتین میں چھپن سال پانچ ماہ پانچ دن مرقوم ہے اور یہی معتمد ہے۔ ولادت شریف کی صحیح تاریخ کے اعتبار سے بھی اسی کی صحت راجح ہے۔ علی اصغرؓ کی شہادت سے پہلے آپؓ کے تمام بھائی، بھتیجے، بھانجے، بیٹے اور ساتھی ایک ایک کر کے جدا ہو چکے تھے۔ اس طفل صغیر کے بعد اب سیدنا حسینؓ تنہا رہ گئے۔ جب آپ بھی راہ خدا میں کام آ چکے تو اب صرف آپ کے صاحبزادے سیدنا زین العابدینؒ باقی رہے جو نوجوان تھے اور ایسے بیمار کہ زندگی کی امید نہ تھی۔ کچھ بچے اور بیبیاں تھیں جن سب کو کربلا سے یزید کے پاس اور پھر مدینہ منورہ پہنچایا گیا۔ سیدنا حضرت زین العابدینؒ شہیدان کربلا کی ظاہری وباطنی دولت کے وارث ہوئے اور آپ ہی کی اولاد سے سیدنا حسینؓ کی نسل باقی رہی۔

۲۱...... سیدنا فیروز حضرت حسینؓ کے غلام
۲۲...... حضرت سعد، علیؓ بن ابی طالب کے غلام
۲۳...... مسلم بن عوسجہ اسدیؓ
۲۴...... حبیب بن مظاہر اسدیؓ
۲۵...... انس بن کاید اسدیؓ
۲۶...... حبان بن حارث سلمانی اسدیؓ
۲۷...... بشیر بن عمر حضرمی
۲۸...... عمرو بن جندب حضرمی
۲۹...... بریر بن حیضر ہمدانی، یزید بن حصین ہمدانی
۳۰...... زبیر بن قیس بجلی
۳۱...... بلال بن نافع بجلی
۳۲...... عبداللہ بن عمر کلبی
۳۳...... وہب بن عبدالملد کلبی یہ نوجوان اور نا کتخدا تھے والدہ کی تاکید سے آئے اور شہید ہوئے۔
۳۴...... قیس بن مسہر صیدادی
۳۵...... عمر بن خالد صیدادی
۳۶...... سعید غلام آزاد عمر بن خالد صیدادی
۳۷...... عبداللہ بن عروہ خراق غفاری
۳۸...... عبدالرحمٰن بن عروہ غفاری
۳۹...... جون یا حریا حریر، غلام آزاد ابوذر غفاریؓ

۴۰...... شیث بن عبداللہ نہشل

۴۱...... قاسط بن زہیر تغلبی

۴۲...... کردوس بن زہیر تغلبی

۴۳...... عمر بن صبیعہ

۴۴...... عبیداللہ بن یزید قیسی

۴۵...... قعنب بن عمرو نمری

۴۶...... زہیر بن بشر جعفی

۴۷...... سیف بن مالک انصاری

۴۸...... جویر بن مالک انصاری

۴۹...... عمار بن ابی سلامہ انصاری

۵۰...... مالک بن سریع انصاری

۵۱...... محمد بن مقداد انصاری

۵۲...... حر بن یزید ریاصی

۵۳...... علی بن حر بن یزید ریاصی

۵۴...... سلمان غلام آزاد سیدنا حسینؓ

۵۵...... کنانہ بن عتیق انصاری

۵۶...... عبداللہ بن یزید قیسی

۵۷...... یزید بن ثبیت قیسی

۵۸...... سالم غلام آزاد عامر بن مسلم

۵۹...... حجاج بن مسروق جعفی

۶۰...... مسعود بن حجاج انصاری

۶۰...... عامر بن مسلم انصاری

۶۲...... ضرغامہ بن مالک انصاری

۶۳...... ابوشامہ انصاری

۶۴...... شیب بن حارث

۶۵...... محمد بن انس انصاری

۶۶...... قیس بن ربعی انصاری

۶۷...... مصعب برادر ریاصی

۶۸...... عروہ غلام علی پسر حر ریاصی

۶۹...... قاب غلام آزاد سیدنا حسینؓ

۷۰...... ظاہر غلام آزاد دین الحق خرامی

۷۱...... اسد بن ابی دجانہ

۷۲...... مجمع بن عبداللہ عائذی

۷۳...... عمار بن حسان بن ضریح طائی

۷۴...... یزید بن زیاد بن مظاہری کندی

۷۵...... حنظلہ بن اسعد شیبانی

۷۶...... اسلم بن کثیر اعرج ازدی

۷۷...... قاسم بن حبیب ازدی

۷۸...... سعد بن عبداللہ طبقی

۷۹...... جندب بن حجر فولانی

۸۰...... جبلہ بن علی شیبانی

۸۱...... سالم کلبی غلام آزاد بنی مزینہ

۸۲...... زہیر بن سلیم ازدی

۸۳...... عالس حبیب شاکری

۸۴...... مجمع غلام آزاد سیدنا حسینؓ

۸۵...... شوزب غلام آزاد شاکر

۸۶...... قیس بن میذ

۸۷...... زبیر بن حسان

۸۸...... وقاصی بن مالک

۸۹...... شریح بن عبید

۹۰...... مالک بن انس ثانی	۹۱...... ہاشم بن عتبہ
۹۲...... عمار بن انس	۹۳...... خالد بن عمر
۹۴...... مالک بن انس اوّل	۹۵...... عبداللہ بن سمر
۹۶...... یحیٰ بن سلیم	۹۷...... عمر بن مطاع
۹۸...... عائش بن شیث	۹۹...... عبداللہ ابن سعد
۱۰۰...... حیادا بن حارث	۱۰۱...... عمر بن حیادا
۱۰۲...... سعد بن حنظلہ تیمی	۱۰۳...... یزید مہاجر جعفی

یہ ان حضرات کی فہرست ہے جنہوں نے میدان کربلا میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی طرف سے نہایت جانبازی اور سرفروشی کے ساتھ لڑکر جان دی اور ایک ایک شخص نے متعدد دشمنوں کی جان لے کر شربت شہادت نوش فرمایا اور اپنے زرین کارناموں کو رہتی دنیا تک درخشاں چھوڑ کر باغ فردوس میں چل بسے۔

(ماہنامہ الصدیق ج۳ ش۶،۷ ص۶۹ تا ۷۳)

پانچ قادیانیوں کا قبول اسلام

۱۶ جون ۲۰۲۳ء دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد میں محترم زعیم بیگ کی محنت سے پانچ قادیانیوں جن میں تین مرد اور دو خواتین ہیں نے مولانا محمد طیب مبلغ ختم نبوت اسلام آباد کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ اسلام قبول کرنے والوں میں: ۱......لطف المنان فہیم احمد، ۲......عطاء المنان ندیم احمد، ۳......کاشف احمد، ۴......نورین کرامت اللہ، ۵......شازیہ صدف شامل ہیں۔

بعد ازاں مولانا محمد طیب نے جامع مسجد اولی میں جمعۃ المبارک کے اجتماع میں نومسلموں کو مبارک باد پیش کی، ان کے لئے استقامت کی دعا بھی کی گئی۔

اسلام آباد میں چار قادیانیوں کا قبول اسلام

۳۰؍جون ۲۰۲۳ء اسلام آباد کے رہائشی عبدالسلام ولد عبدالحئی نے اپنی اہلیہ اور دو بیٹوں سمیت قادیانیت پر لعنت بھیج کر مولانا محمد طیب فاروقی مبلغ مجلس اسلام آباد کے ہاتھ پر اسلام قبول کرلیا۔

اس موقع پر مولانا صغیر احمد، مولانا یاسر قاسمی، محترم علی سعد، فیض الرحمٰن معاویہ، سعید الرحمٰن اسامہ خصوصاً سب انسپکٹر تھانہ آبپارہ محترم جناب محمد شفیق و دیگر معززین علاقہ موجود تھے۔ نومسلموں کو مبارک باد دی گئی۔ مولانا عبدالرشید امیر عالمی مجلس نے ان کے نکاح کی تجدید کرائی۔

دورِ نبوی ﷺ میں شہداء صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد

مولانا محمد وسیم اسلم

بعثت نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیمات کے بعد حضور ﷺ کی زندگی کے دو حصے ہیں:

۱......مکی زندگی ۲......مدنی زندگی

مکی زندگی

مکی زندگی میں آپ ﷺ کی جھوٹے معبودان باطلہ کی تردید کے نتیجہ میں مشرکین مکہ نے کمیٹیوں کی صورت میں چند جماعتیں تشکیل دے رکھیں تھیں، مثلاً:

☆...... ایک جماعت صرف اس کام پر مقرر تھی کہ ہمہ وقت نبی اکرم ﷺ کے ہر فعل کی ہنسی اڑائیں، منہ چڑھائیں اور ٹھٹھہ کریں۔

☆...... ایک کمیٹی اس امر پر تشکیل دی گئی کہ باہر سے مکہ میں آنے والے نو واردان اسلام کے خلاف بدظنی پھیلائیں، تاکہ کوئی نو وارد شخص نہ کسی مسلمان سے بات چیت کرے اور نہ ہی حضور ﷺ سے ملاقات کر سکے۔

☆...... ایک جماعت کو پابند کر رکھا تھا کہ (حضرت) محمد (ﷺ) جہاں کہیں وعظ کے لئے کھڑے ہوں اور تعلیم اسلام پر تقریر کریں تو یہ لوگ شور وغوغا کر کے آپ ﷺ کا وعظ بند کرائیں اور لوگوں میں بدامنی اور پریشانی پھیلاتے رہیں۔

☆...... ایک اوباشوں کی جماعت نبی کریم ﷺ کے گلی کوچہ میں آتے جاتے وقت کیچڑ، مٹی اور گارا ڈالتے، پتھر مارتے، حضور ﷺ عبادت میں ہوتے تو یہ بدبخت لوگ آپ ﷺ کو تکلیف پہنچاتے، اندھیری راتوں میں حضور ﷺ کے راستہ میں گڑھے کھودتے۔

☆...... جہاں اہل اسلام کے خلاف مذکورہ بالا کمیٹیاں قائم تھیں وہاں چند شریر لوگوں کی ٹولیوں کو یہ احکام بھی جاری کر رکھے تھے کہ وہ لوگ اسلام قبول کرنے والوں کے ساتھ ہر طرح کا ظلم وستم روا رکھیں، ان کے ساتھ دغا وفریب کریں، موقع مل جانے پر مسلمانوں کو قتل کر کے ان کی لاشوں کو پہاڑوں کی غاروں میں پھینک دیں۔

یوں مکی زندگی میں کل کتنے مسلمان جور وجفا کے بعد شہید کر دیئے گئے، ان کی تعداد کا تعین شاید مشکل ہے۔ کافی تلاش وبسیار کے بعد اس کی کوئی متعین تعداد نہ مل سکی۔

مدنی زندگی

لیکن حضور ﷺ کی مدنی زندگی میں غزوات وسرایا کے نقشہ کو مولانا قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری نے اپنی کتاب رحمۃ للعالمین میں درج کیا ہے، بعد از ہجرت دور نبوی میں سن ایک ہجری تا نو ہجری کل بیاسی (۸۲) غزوات وسرایا ہوئے۔ جن میں مسلمان اسیروں کی تعداد ۱۲۷، شہداء کی تعداد ۲۵۹، جب کہ کفار اسیران کی تعداد ۶۵۶۴، اور مقتولین کی تعداد ۷۵۹ درج ہے۔ (رحمۃ للعالمین از قاضی سلیمان ج۲، ص۲۱۹)

کل بیاسی (۸۲) غزوات وسرایا میں سے ذیل میں صرف ان غزوات وسرایا کی فہرست ملاحظہ فرمائیں جن میں مسلمان شہید ہوئے:

نمبر شمار	غزوہ یا سریہ	ماہ وسن	مسلمانوں کی تعداد	مسلمان شہداء
1	غزوہ بدر	رمضان دو ہجری	313	22
2	غزوۃ السویق	ذوالحجہ دو ہجری	200	2
3	سریہ بنوسلیم	محرم تین ہجری	200	3
4	غزوہ احد	شوال تین ہجری	650	70
5	سریہ رجیع	صفر چار ہجری	10	10
6	غزوہ احزاب یا خندق	شوال یا ذی قعدہ پانچ ہجری	3000	6
7	غزوہ ذی قرد یا غابہ	ربیع الثانی چھ ہجری	500	3
8	سریہ ذی القصہ	ربیع الثانی چھ ہجری	10	9
9	سریہ وادی القریٰ	رجب چھ ہجری	12	9
10	غزوہ خیبر	محرم سات ہجری	1420 (بیس خواتین)	18
11	سریہ ابن ابی العوجاء	ذی الحجہ سات ہجری	50	49
12	سریہ ذات اطلح	ربیع الاول آٹھ ہجری	15	14
13	سریہ موتہ	جمادی الاول آٹھ ہجری	3000	12
14	غزوہ حنین	شوال آٹھ ہجری	1200	6
15	غزوہ طائف	شوال آٹھ ہجری	12000	13
16	غزوہ مریسیع (مصطلق)، غزوہ بنوقریظہ، غزوہ وادی القریٰ، سریہ عرنیتیں، فتح مکہ وغیرہ			13
			ٹوٹل تعداد	259

لیکن یہاں یہ بات وضاحت کے لائق ہے کہ مولانا قاضی سلیمان منصور پوریؒ نے بیاسی (۸۲)

غزوات وسرایا میں ۲۴ نمبر پر واقعہ بیر معونہ کو ’’سریہ بیر معونہ‘‘ کے عنوان سے درج تو کیا ہے، لیکن اس سریہ میں شہداء صحابہ کرام کی تعداد کو شمار میں شامل نہیں کیا۔

واقعہ یہ ہے کہ سن چار ہجری میں عامر بن مالک نجدی، حضور ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہا کہ میرا قبیلہ اسلام کے لئے آمادہ ہے، کچھ واعظ ساتھ بھیج دیں، چنانچہ ۷۰ صحابہ کرام ساتھ کردیئے گئے، جب ستر علماء کی جماعت علاقہ میں پہنچی تو قبائل بنورعل وذکوان وغیرہ نے حملہ کردیا۔ ۶۹ صحابہ کرام شہید کردیئے گئے تھے، صرف عمرو بن امیہ الضمری ؓ بچ کر واپس تشریف لائے تھے۔ ان شہداء کو شمار کیا جائے تو تعداد ۳۲۸ بنتی ہے۔

یوں اصل تعداد تقریباً تین صد اٹھائیس (۳۲۸) ہی بنتی ہے۔

بیر معونہ کی تعداد کو الگ شمار کیا جائے اس بنیاد پر کہ وہ کسی جنگ کے دوران شہید نہیں کئے گئے تھے، بلکہ دھوکہ دہی سے صحابہ کرام کو شہید کیا گیا، تو اس طرح سریہ یوم الرجیع میں بھی دس ۱۰ صحابہ کرامؓ کو بطور واعظین قبیلہ عضل کے ساتھ کیا گیا تھا، آٹھ صحابہ کرامؓ کو قبیلے کے لوگوں نے راہ میں ہی شہید کردیا تھا جب کہ دو صحابہ کرامؓ کو مکہ میں لے جانے کے بعد سولی چڑھایا تھا۔

چنانچہ ۳۲۸ جو تعداد بنتی ہے، اس میں وہ صحابہ کرام نہیں ہیں جو صرف جنگوں میں شہید ہوئے بلکہ یہ تعداد ہجرت کے بعد کسی بھی طرح شہید ہونے والے مسلمانوں کی ہے۔ ان میں ایسے صحابہ کرامؓ بھی شامل ہیں جو کہ کسی غلط فہمی کی بنیاد پر کسی مسلمان کے ہاتھوں ہی مرتبہ شہادت کو پہنچے، یا پھر کفار کے ہاتھوں کسی طرح دھوکہ دہی سے شہید کئے گئے وغیرہ۔　　　　واللہ اعلم بالصواب!

گوجرہ میں قادیانی خاندان کا قبول اسلام

۷/جولائی ۲۰۲۳ء چک نمبر ۲۹۷ ج ب تحصیل گوجرہ کے رہائشی عدنان احمد ولد خلیل احمد، ممتاز بی بی زوجہ خلیل احمد، شانزہ پروین دختر خلیل احمد، دانیہ خلیل دختر خلیل احمد نے قادیانیت پر لعنت بھیج کر گواہوں کی موجودگی میں مبلغ عالمی مجلس ٹوبہ ٹیک سنگھ مولانا محمد ارشاد فاروقی کے ہاتھ پر اسلام قبول کرلیا۔ نومسلمین نے اپنے حلفیہ بیان میں کہا کہ ہم بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ بغیر کسی لالچ کے مسلمان ہوئے ہیں، آج کے بعد ہمارا مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والوں لاہوری ہوں یا قادیانی مرزائیوں سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں۔ ہم حضور خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ کو آخری نبی مانتے ہیں۔ آپ کے بعد قیامت تک کسی قسم کا کوئی ظلی یا بروزی تشریعی یا غیر تشریعی نبی نہیں آسکتا۔ جو نبوت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا، کذاب، دجال اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

انتخاب لاجواب

حافظ محمد انس

جناب نقی محمد خورجوی نے آپ بیتی لکھی جس کا نام ’’عمر رفتہ‘‘ ہے، فضلی سنز بک سپر مارکیٹ اردو بازار کراچی نے اسے شائع کیا۔ اس میں سے چند واقعات کا انتخاب ملاحظہ ہو: (ادارہ)

سر سید صاحب کے دلچسپ واقعات

دو تین دلچسپ واقعات سر سید احمد خان صاحب کے بھی سن لیجئے جو مجھ (نقی محمد خورجوی) سے بڑے بھائی صاحب نے بیان کئے تھے۔

۱...... یہ وہ ابتدائی زمانہ تھا جب علی گڑھ کالج میں صرف ساٹھ طالب علم تھے۔ وہ فرمایا کرتے تھے کہ اسٹریچی ہال کا سنگ بنیاد رکھا گیا تھا اور عمارت زیر تعمیر تھی۔ سامنے ایک عارضی حوض (جس کو میں نے بھی دیکھا ہے) تقریباً چار فٹ گہرا اور بیس فٹ لمبا اس غرض سے بنوایا تھا کہ اس میں اینٹیں تر کی جائیں جو تعمیر کے کام میں آئیں۔ سر سید مرحوم خود حوض کے قریب نیم کے سایہ میں بیٹھ جاتے تھے اور قریب ان کے کوڑیوں کا ڈھیر ہوتا تھا۔ دیہات سے بہت چھوٹے لڑکے آجاتے جو خشک اینٹیں حوض میں لاکر ڈالتے اور تر اینٹیں اٹھا کر لے جاتے تھے۔ ہر پھیرے کی دو کوڑیاں ملتی تھیں۔ انہیں میں ایک شریر لڑکا بھی تھا جو دوسرے لڑکوں کو طرح طرح سے دق کرتا تھا۔ کسی کو مارتا، کسی کی آدھے راستے سے اینٹیں چھین کر بھاگ جاتا اور کوڑیاں وصول کر لیتا۔ لڑکے آکر سر سید سے اس کی شکایت کرتے تھے۔ ایک روز سر سید نے سب لڑکوں کو جمع کیا اور شریر لڑکے کو اپنے قریب بلا کر کہا کہ شاید تجھے یہ معلوم نہیں ہے میں شریر لڑکوں کو زندہ نگل جاتا ہوں...... (سر سید کے گلے میں ایک کافی بڑی رسولی تھی جو ڈاڑھی سے چھپی رہتی تھی) اپنی ڈاڑھی اوپر اٹھا کر اس لڑکے کو رسولی دکھلائی اور کہا کہ ابھی ایک لڑکے کو نگل گیا ہوں، یہ اس کی ٹانگ ہے۔ اب تجھے بھی کھا جاؤں گا۔ یہ کہہ کر اس کو اپنے قریب بلایا۔ لیکن رسولی دیکھ کر وہ ایسا خائف ہوا کہ چیخ کر بھاگا اور باوجود بلانے کے وہ نہ آیا۔ یہ تو ایک لطیفہ تھا، لیکن اس کا اثر یہ ہوا کہ اور لڑکوں کے کان کھڑے ہو گئے اور پھر کسی لڑکے نے شرارت نہ کی۔

۲...... ایک مرتبہ سر سید احمد خان صاحب علی گڑھ ریلوے اسٹیشن پر ٹرین کی آمد کے منتظر تھے۔ اتفاق سے سوامی دیانند مشہور آریہ سماجی بانی گروکل کالج ہردوار بھی پلیٹ فارم پر موجود تھے۔ وہ قرآن شریف کے

معانی اور مطالب سے بھی واقف تھا۔ اس نے اعتراضاً سرسید سے کہا کہ آپ کا اور آپ کے قرآن کا یہ دعویٰ ہے کہ باوجود اس اختصار کے اس میں ہر رطب و یابس موجود ہے۔ بتلایئے ریل کا ذکر کہاں ہے؟ سرسید نے فوراً وہ آیت پڑھ کر سنا دی جس کے یہ معنی ہیں کہ ’’ہم نے تمہارے آرام کے واسطے طرح طرح کی سواریاں پیدا کی ہیں۔ مثلاً خچر، اونٹ، گھوڑے اور بھی سواریاں ہیں جن کا تمہیں علم نہیں ہے۔‘‘ یہ سن کر سوامی دیانند خاموش اور لاجواب ہو گیا۔

۳...... یہ وہ زمانہ تھا جب ریل کی سواری عام نہ تھی اور بہت لوگوں نے ریل میں سفر بھی نہ کیا تھا۔ اسی زمانے میں کسی جلسے کی شرکت کے واسطے سرسید مع اپنے رفقائے کار فرسٹ کلاس میں علی گڑھ سے دہلی جا رہے تھے۔ اسی میں لکھنؤ کے ایک نواب صاحب بھی ہم سفر تھے اور یہ ان کا پہلا سفر تھا۔ نواب صاحب کو پیشاب کی حاجت ہوئی۔ دریافت کیا کہ حضرت ریل میں اس ضرورت کو رفع کرنے کا کیا انتظام ہے؟ کسی نے غسل خانے کا دروازہ کھول کر بتلا دیا۔ نواب صاحب اندر تو داخل ہو گئے، کموڈ کا استعمال تو درکنار انہوں نے کبھی کموڈ کا نام بھی نہ سنا تھا۔ ساری عمر قدمچوں ہی پر بیٹھے تھے۔ کموڈ کا ڈھکنا بند تھا سمجھے کہ یہ بیٹھنے کی جگہ ہے۔ بیسن جہاں ہاتھ منہ دھویا جاتا ہے وہ اونچائی پر تھا۔ خیال کیا کہ اس پر چڑھنا اور بیٹھنا قیامت ہے لیکن ہو نہ ہو جگہ پیشاب کی یہی ہے۔ ضرورت زیادہ تھی۔ کسی طرح کموڈ پر پیر رکھ کر بیسن پر چڑھنا چاہا۔ جھٹکا لگا، پیر پھسلا اور نیچے آن گرے اور اندر سے کہنی پکڑے ہوئے، انگریزوں کو برا بھلا کہتے ہوئے باہر آئے۔ سرسید نے پوچھا کہ نواب صاحب کیا ہوا؟ کہنے لگے کہ سید صاحب ریل کا سفر ایک مصیبت ہے۔ بھلا بتلایئے! پیشاب کی جگہ بھی بنائی تو چھت کے قریب، جوان تو چڑھ جاتے ہوں گے میں کیا کروں، دیکھئے گر گیا، یہ چوٹ آئی ہے۔ جب تفصیلی حالات معلوم ہوئے تو سب کو ہنسی آ گئی۔ اس کے بعد کسی نے جا کر ان کو کموڈ اور اس کا استعمال بتلایا۔ تب نواب صاحب کو اس مصیبت سے نجات ملی۔ (عمر رفتہ ص۸۶-۸۸)

اس زمانہ کی دوستی کا بھی ایک واقعہ سن لیجئے! میرے وطن خورجہ کا ایک مشہور واقعہ ہے کہ خان بہادر غلام قادر خان صاحب کے والد نے ایک روز ان سے پوچھا کہ تمہارے کتنے دوست ہیں؟ انہوں نے کئی نام بتائے۔ ان کے والد نے پھر کہا کہ مجھے اپنے دوستوں میں سے صرف تین ایسے دوستوں کے نام بتلاؤ جن پر تمہیں پورا اعتماد ہو اور تمہاری مصیبت میں کام آ سکیں۔ لڑکے نے سوچ کر تین نام بتلا دیئے۔ تب ان کے والد نے کہا کہ ان کا امتحان کرو اور وہ اس طرح پر کہ مختلف اوقات میں ان سے ملو اور اپنی مصیبت کی ایک فرضی داستان بتلا کر ان سے صرف پچاس پچاس روپے طلب کرو اور یہ بھی کہو اگر مجھ میں مقدرت نہ ہوئی تو واپس نہ دے سکوں گا۔ چنانچہ وہ ان تینوں سے ملے اور روپے طلب کئے۔ لیکن ان میں سے ہر ایک نے عذر

لنگ پیش کر کے روپے دینے سے انکار کر دیا۔ یہ حالات من وعن انہوں نے اپنے والد کو بتلا دیئے۔ والد نے سن کر افسوس کیا اور کہا کہ بیٹے ہم نے تو تمام عمر میں صرف ایک شخص کو دوست سمجھا ہے۔ اب تو مدت سے ان سے ملنے کا اتفاق نہیں ہوا، چلو ان کو بھی آزمائیں۔

چنانچہ رات کو بارہ بجے دونوں باپ اور بیٹے ان کے مکان پر پہنچے اور باہر سے دستک دی۔ ان کی بیوی نے آکر کواڑوں کے پیچھے سے نام پوچھا اور دروازے میں جس کو عام طور پر دوباری کہتے ہیں، بیٹھنے کے واسطے کہہ کر اندر گئیں۔ اپنے شوہر کو جگایا اور خان صاحب کا نام بتلایا۔ وہ اٹھے اور آواز دے کر کہا کہ میں آتا ہوں، آپ بیٹھ جایئے! چنانچہ آدھ گھنٹے میں وہ باہر آئے اور کہا کہ بھائی تمہارے بے وقت آنے سے مجھے یہ گمان ہوا کہ کوئی خاص ہی ضرورت ہے۔ اگر وہ ضرورت روپے پیسے کی ہے تو اپنی حیثیت کے مطابق دس بیس روپے جو میرے پاس تھے وہ حاضر ہیں۔ اگر زیادہ کی ضرورت ہے تو یہ میری بیوی کا زیور حاضر ہے، جس کی اجازت میں نے بیوی سے حاصل کر لی ہے۔ اگر شہر سے باہر کسی مقام پر چلنا ہے تو بیوی نے جلدی میں یہ ناشتہ تیار کر دیا ہے موجود ہے اور تلوار اس وجہ سے لایا ہوں کہ تمہارے ساتھ اگر کسی دشمن سے مقابلہ کرنے کی ضرورت ہوگی تو اس کے واسطے بھی تیار ہوں۔ یہ سن کر غلام قادر خان صاحب کے والد محبت میں ان سے چپٹ کر آبدیدہ ہوگئے اور کہا کہ مجھے آپ سے یہی توقع تھی اور اپنے بیٹے غلام قادر خان سے کہا کہ بیٹا! اگر تمہیں دوستی کا شوق ہے تو ایک ہی دوست اس قسم کا پیدا کر لو ورنہ کسی کو دوست مت کہو۔ میں یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ اگر میرے یہ دوست بے وقت رات کو میرے پاس آتے تو میں بھی اسی جذبے سے ان کی مدد کے واسطے تیار ہو جاتا۔ یہ تھی اس زمانے کی دوست نوازی اور وضع داری۔ (عمر رفتہ ص۹۲،۹۳)

دیر کے مدارس میں مولانا مفتی محمد راشد مدنی کے بیانات

۲۰۲۳/۲۸ء جون بروز اتوار صبح سویرے جامعہ عبداللہ بن مسعود سے دیر کے نچلے علاقہ واڑی میں واقع دو مدارس میں بیانات کے لئے مولانا مفتی محمد راشد مدنی قاری کریم الحق کے مدرسے میں تشریف لائے، مولانا عابد کمال کے بیان کے بعد مفتی محمد راشد مدنی نے تفصیل سے گفتگو فرمائی۔ ازاں بعد بنات کے دوسرے مدرسے میں تشریف لے گئے مدرسہ کے مہتمم مولانا امین الحق نے حضرت کا استقبال کیا، مدرسہ میں تقریباً سات سو بچیاں پڑھتی ہیں جن میں سے پانچ سو بچیاں مدرسے میں رہتی ہیں دو بجے نماز پڑھ کر مفتی محمد راشد مدنی نے عقیدہ ختم نبوت پر گفتگو فرمائی اور بنات کو قادیانی مصنوعات کے استعمال سے بچنے کی خوب ترغیب دی۔

مناظرۃ الہند الکبریٰ یعنی ہندوستان کا عظیم مناظرہ

قسط نمبر 19 ...... متکلم اسلام مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ ...... ترجمہ: مولانا غلام رسول دین پوری

اسی کے ساتھ ''پادری فنڈر'' کو یہ بھی لکھنا چاہئے تھا: ''پادری فرنچ'' نے اعلان کیا کہ ''پادری فنڈر'' بھی سات آٹھ مقامات پر تحریف کو تسلیم کرتے ہیں اور خود ''پادری فنڈر'' نے مجمع میں کہا تھا کہ ہاں ان مقامات میں تحریف ہوئی ہے، پھر اسی جلسہ میں ''مفتی ریاض الدین صاحب'' نے اخباری رپورٹر سے بلند آواز میں کہا تھا کہ اس کو لکھ لیجئے کہ پادری صاحب نے انجیل میں سات آٹھ مقامات پر تحریف کو تسلیم کیا ہے اور کل اس کو اخبار میں چھاپ دیجئے، اس پر خود ''پادری فنڈر'' نے کہا تھا ہاں ضرور لکھ لیجئے! کیا یہ سارے واقعات جھوٹے ہیں؟ اتنی دیر تک جلسہ گاہ میں جو ہنگامہ رہا سب کو وہ کیسے ہضم کر گیا؟ بس بات وہی ہے جو حدیث میں آئی: **اذا فاتک الحیاء فافعل ما شئت** (بے حیا باش وہر چہ خواہی کن: مترجم)، سچی بات یہ ہے کہ اب پادری فنڈر کا مستقبل خطروں میں گھرا ہوا تھا وہ ملمع سازی سے اپنی بدنامی کو چھپانا چاہتا ہے، ہر ممکن جھوٹ بول کر حکومت کو مطمئن کرنا چاہتا ہے کہ میں نے شکست نہیں کھائی ہے، مگر حکومت کے افسران جو جلسہ میں موجود تھے اس سے زیادہ ذہین تھے، اس کی ذلت آمیز شکست کی خبر لندن تک پہنچا دی اور جب ذلت ورسوائی اپنی انتہاء کو پہنچ گئی تو کچھ ہی عرصہ بعد ''پادری فنڈر'' راتوں رات ہندوستان سے فرار ہو گیا۔

''پادری فنڈر'' نے اپنی غلطی تسلیم کر لی تھی۔

''پادری فنڈر'' نے اپنے خط میں شیخ کیرانویؒ کی اس بات کا جواب دیا جو انہوں نے یہ لکھی تھی کہ ''ڈاکٹر محمد وزیر خان'' کو انجیل میں مزید تحریفات ثابت کرنے اور دلائل دینے کا کیوں پابند کیا جاتا ہے جبکہ ہم اس کو ثابت کر چکے ہیں ہمارا مقصد پورا ہو گیا وہ تو صرف ''پادری فرنچ'' کی تقریر کا جواب دینا چاہتے ہیں اس نے لکھا کہ آئندہ مجلس مناظرہ اسی شرط پر منعقد کی جائے گی کہ ڈاکٹر وزیر خان تحریفات پر اپنے دلائل پیش کریں ورنہ مجلس مناظرہ منعقد نہیں کی جائے گی۔ ''پادری فنڈر'' نے تیسری بات لکھی کہ:

میں نے ''میزان الحق'' میں لکھا تھا کہ قرآن اور مفسرین دعویٰ کرتے ہیں کہ نزولِ قرآن کے بعد انجیل منسوخ ہو گئی اس پر آپ نے لکھا تھا کہ یہ غلط ہے، میں نے اپنی غلطی تسلیم کر لی تھی اور کہا تھا کہ قرآن کی کسی آیت میں یہ بیان نہیں ہے اور نہ اس کی طرف اشارہ ہے اور نہ تفسیروں میں دیکھا ہے، بس مسلمانوں کے کہنے اور ان کی زبان سے سننے کی وجہ سے لکھ دیا تھا چونکہ مجھ کو اس سے کوئی سروکار نہیں تھا، اس لئے میں

نے اس کی وجہ نہیں پوچھی مگر حیرت کی بات ہے کہ جب قرآن اور تفسیروں کے خلاف ہے تو انجیل کے منسوخ ہونے کا کیوں دعویٰ کرتے ہیں۔

''پادری فنڈر'' نے یہ تأثر دینا چاہا کہ مسلمان اب جو دعویٰ کرتے ہیں وہ قرآن اور تفسیر کے خلاف ہے اس کو خبر نہیں کہ جس پر قرآن نازل ہوا وہی قرآن کا شارح بھی ہے وہی اس کے اسرار ورموز اور حقیقی مفہوم ومراد کو بھی صحیح طور پر سمجھتا ہے، اگر رسول کہتا ہے کہ اللہ کی اس کتاب کے بعد اور پہلے کی شریعتیں منسوخ ہوگئیں تو یہ دعویٰ قرآن کے خلاف کیسے ہوگیا، خدا نے جتنی کتابیں نازل فرمائیں وہ اپنے دور میں معمول بہ رہیں، یہ تو سلسلہ نبوت کی بنیادی حقیقت ہے بعد میں دوسرا نبی دوسرے احکام شریعت لے کر آتا ہے تو پہلے احکام منسوخ ہوجاتے ہیں اور نئے نبی کی شریعت پر عمل ضروری ہوجاتا ہے، اگر قرآن کے نزول کے بعد انجیل پر عمل منسوخ ہوگیا تو اس میں حیرت کی کیا بات ہے، پھر اس نے مناظرہ کے جلسوں میں تو اس کا کوئی ذکر نہیں کیا تھا آج تحریر میں کیسے لکھنے کی بات کررہا ہے؟۔

مولانا کیرانویؒ نے لکھا تھا کہ آئندہ مجلس مناظرہ میں ''تورات وانجیل'' حسب معمول دونوں پر گفتگو رہے گی جیسا کہ پہلے سے طے شدہ ہے، اس کے جواب میں لکھتا ہے:

بندہ آپ کی دوسری شرط قبول کرتا ہے مگر اس شرط کے ساتھ کہ پہلے ان دو باتوں میں سے ایک بات کو دلیل سے ثابت کرلیں کہ یا تو قولِ مسیح معتبر نہیں ہے یا ان آیتوں کو ثابت کریں جن کا میں نے حوالہ دیا ہے جیسے انجیل یوحنا کے پانچویں باب کی آیت نمبر ۳۹، اور آیت نمبر ۲۵ سے ۲۷ تک کی آیتیں، انجیل لوقا کے چوتھے باب کی آیت نمبر ۴۴، اور آیت نمبر ۴۵ قدیم نسخوں میں نہیں پائی جاتی ہیں بلکہ بعد میں انجیل میں ملحق کر دی گئی ہیں، جب تک یہ مرحلہ تمام نہیں ہوتا ہے تب تک کتب ''عہدِ عتیق'' کے سلسلہ میں کوئی گفتگو نہیں کروں گا، نہ آپ سے نہ کسی دوسرے مسلمان سے۔

چوتھی شرط مولانا کیرانویؒ نے لکھی تھی کہ ''الوہیت مسیح'' اور ''تثلیث'' پر جب تک بحث ختم نہ ہو جائے ''نبوتِ محمدی (ﷺ)'' اور قرآن کے کلام اللہ ہونے پر کوئی گفتگو نہیں ہوگی، اور نہ رسول اللہ ﷺ اور قرآن کے بارے میں ایسے ناشائستہ الفاظ استعمال کریں گے جو سامعین کے دل ودماغ پر گراں گزریں، اس سلسلہ میں وہ لکھتا ہے: حیرت ہے کہ آپ اب اس کا ذکر کرتے ہیں حالانکہ آپ خوب جانتے ہیں کہ ہم نہ قرآن کو مانتے ہیں اور نہ محمد (ﷺ) کی نبوت کو مانتے ہیں، پھر ہم مسلمانوں کی طرح ''حضرت محمد ﷺ'' یا ''محمد خیر البشر ﷺ'' اور قرآن کو قرآن شریف کیسے کہہ سکتے ہیں، ہم قصداً نہ مذمت کریں گے، نہ طعن کریں گے، البتہ اپنے موقع ومحل پر ضرور کہیں گے کہ قرآن مجید حق نہیں ہے، محمد اللہ کے رسول نہیں ہیں، یہ الفاظ بھی

آپ کو ایذاء پہنچانے کی نیت سے نہیں کہیں گے بلکہ صرف اس لئے کہ ہمارے عقیدے میں یہی حق ہے کیونکہ ہم مسیحی ہیں۔

سراسر فریب اور جھوٹ ''پادری فنڈر'' نے اپنے خط میں مولانا کیرانویؒ کی باتوں کے جواب میں جتنی لمبی چوڑی باتیں لکھی ہیں وہ سب خانہ ساز اور اس کے دماغ کی گھڑی ہوئی ہیں، کیونکہ مناظرہ میں جب بھی ناقابل تردید دلائل اس کو دیئے گئے اور وہ اس کے جواب سے عاجز رہ گیا، بسا اوقات تو ایک دم سے خاموش ہوگیا، اور زبان سے کچھ نہیں کہا، اور بعض اوقات جب مجبور کردیا گیا تو صرف یہ کہا کہ ہاں! یہاں غلطی ہے یا کہا کہ ہم اس غلطی کو تسلیم کرتے ہیں لیکن خط میں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس نے مولانا کیرانویؒ کی ساری باتوں کو دلائل سے رد کردیا ہے، یہ سب سراسر فریب اور خلاف حقیقت بیان ہے۔

شیخ کیرانویؒ کا جواب

''شیخ کیرانویؒ'' نے ''پادری فنڈر'' کے اس خط کا جواب دیا، مگر پہلے انہوں نے بہت باریک بینی سے اس کو پڑھا اور سمجھا کہ بہت سے مقامات پر اس نے مبہم باتیں لکھ کر دھوکہ دیا، اور ہوسکتا ہے کہ آئندہ کسی فریب سے کام لے اور بہانہ بنائے کہ ہم نے پہلے خط میں لکھ دیا تھا، اس لئے آپ نے اس کے تمام جملوں کی اس سے وضاحت طلب کی جو مجمل تھے اور بوقت ضرورت اس کے مفہوم و معانی بدلے جاسکتے ہیں، آپ نے ۱۹/اپریل ۱۸۵۴ء کو ایک تفصیلی خط لکھا، آپ نے ابتداء ہی میں لکھ دیا کہ آپ کا خط اتنا مجمل اور مبہم ہے کہ مستقبل میں اس سے غلط فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے، اگر اس طرح کا ہی خط لکھنا ہے تو آپ مجھے خط نہ لکھا کریں، دسیوں مقامات وضاحت طلب ہیں اگر ان کی وضاحت نہ کی گئی تو آئندہ خط و کتابت بند، اب چند وضاحتی امور ملاحظہ ہوں:

<u>پہلا امر</u>: آپ نے لکھا ہے کہ مناظرہ اسی قاعدہ اور ترتیب سے ہوگا جس پر طرفین پہلے سے رضا مند ہوں، معلوم نہیں پہلے سے راضی ہونے سے آپ کی کیا مراد ہے؟ ہماری اور آپ کی خط و کتابت سے قبل از مناظرہ جو طے ہوا ہے یا اس کے علاوہ کوئی اور مراد ہے، اگر پہلی بات ہے جیسا کہ میرا غالب گمان ہے تو اس وقت تو طے ہی ہوچکا ہے کہ مطلق نسخ اور مطلق تحریف پر گفتگو تورات و انجیل دونوں صرف انجیل کے نسخ اور تحریف پر نہیں، دونوں جلسوں میں بار بار یہ بات آچکی ہے، پھر آپ نے صرف انجیل ہی تک محدود کیوں کیا ہے؟ اور اگر دوسری کوئی بات ہے تو وہ مبہم ہے اور مبہم بات پر رضامندی کے کوئی معنی نہیں، صاف صاف لکھئے۔

<u>دوسرا امر</u>: آپ نے لکھا ہے کہ ہم نے تورات میں نسخ اس معنی میں تسلیم کیا ہے کہ فروع میں ہے اصولِ ایمانیہ میں نسخ نہیں، آپ خوب جانتے ہیں کہ مناظرہ میں بحث مسلمانوں کی اصطلاح کے مطابق نسخ

کی بات تھی، اور اسی اعتبار سے آپ نے نسخ کا اعتراف کیا ہے، اور کہا تھا کہ ہاں تورات کے احکام میں نسخ ہوا ہے۔ میں نے خط میں یہی بات وضاحت سے لکھی تھی، اب اس میں اتنی تفصیل کہاں سے آ گئی؟ یہ بھی بتائیے کہ آپ جو کچھ کہتے ہیں اصولِ ایمانیہ میں نسخ نہیں ہوا، تو کیا تورات میں ان احکام کے علاوہ بھی کوئی حکم ہے، اگر آپ کے نزدیک ہے تو اس کی تفصیل بتائیے۔

تیسرا امر: آپ نے لکھا کہ تحریف وتبدیلی لفظوں، حرفوں، نقطوں اور بعض آیات میں ''سہوِ کاتب'' وغیرہ کی وجہ سے ہوئی ہے، ''وغیرہ'' کا عطف ''سہوِ کاتب'' پر ہے، اس کا مطلب یہ ہوا کہ اور دوسرے طریقوں سے بھی تحریف ہوئی ہے تبھی تو آپ نے ''وغیرہ'' کا لفظ لکھا ہے، سہواً کے ساتھ قصداً بھی تحریف اس میں شامل ہے، یعنی دانستہ طور پر اور جان بوجھ کر رد وبدل کیا گیا ہے، آپ نے دوسرے جلسہ میں اقرار بھی کیا ہے، کچھ بدعتیوں نے بھی تحریف کی ہے اور کچھ مخلص عیسائیوں نے نیک نیتی سے تحریف کی ہے، اگر آپ کی یہی مراد ہے تو صاف صاف لکھ دیجئے۔

چوتھا امر: آپ نے لکھا کہ بعض آیات میں بھی تحریف ہوئی ہے، کیا وہ آیتیں ان سات آٹھ آیتوں کے علاوہ ہیں جن میں آپ نے مناظرہ میں تحریف کا اقرار کیا ہے؟ یا اس کے علاوہ ہیں؟ اس کی وضاحت کیجئے! اگر زائد ہیں تو ان آیتوں کی نشاندہی کیجئے کہ فلاں فلاں آیتوں میں تحریف ہوئی ہے تاکہ ہمیں آپ کے انتخاب کا علم حاصل ہو، آئندہ ہونے والے مناظرہ سے فراغت کے بعد ہم ان آیتوں کو پیش کریں گے جو سات آٹھ آیتوں کے علاوہ ہیں جن میں اور بھی تحریف ہوئی ہے، اور اگر آپ کی مراد دوسری آیتوں سے پچاس ساٹھ آیتیں ہیں تو اس کی صراحت کیجئے! اگر تمام آیتوں کی نشاندہی دشوار ہو تو ان آیتوں کی تفصیل دے دیجئے۔

پانچواں امر: آپ نے لکھا کہ ہمارے علماء نے تمام غلطیوں کو نکال دیا ہے جن کی تعداد تیس ہزار تھی، اس سے آپ کی کیا مراد ہے؟ کیا تمام تصحیح کرنے والے مشہور علماء جو تصحیح کا کام کر رہے تھے، انہوں نے اٹھارہویں صدی تک اتنی مقدار میں غلطیوں کو درست کیا ہے؟ یا چند تصحیح کرنے والوں نے ہی کسی وقت ان غلطیوں کو نکالا ہے؟

چھٹا امر: آپ نے لکھا ہے کہ ساڑھے چھ سو نسخوں سے غلطیاں نکالیں گئی ہیں، اس سے آپ کی کیا مراد ہے؟ کیا جتنے نسخوں کا مقابلہ کیا گیا ان نسخوں کی تعداد ساڑھے چھ سو تھی؟ یا اتنے نسخوں کا کسی وقت مقابلہ کر کے غلطیاں درست کی گئیں، نسخوں کا مقابلہ کرنے والوں اور غلطیوں کو نکالنے والوں میں سے کچھ علماء کی نشاندہی کر دیں۔

جاری ہے!!

حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی حیات وخدمات

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے والد محترم سید ضیاء الدین شاہ ناگڑیاں ضلع گجرات کے رہنے والے تھے۔ جب کہ والدہ محترمہ کا خاندان پٹنہ میں آباد تھا۔ شاہ جیؒ کا بچپن ننھیال خاندان میں پٹنہ میں گزرا۔ تعلیمی سلسلہ امرتسر مشرقی پنجاب میں جاری رکھا۔ جامعہ اشرفیہ لاہور کے بانی عارف باللہ حضرت مولانا مفتی محمد حسن امرتسریؒ آپ کے اساتذہ کرام میں سے تھے۔

آپ کی تبلیغی زندگی کی ابتداء اصلاحی وعظ وتبلیغ سے ہوئی۔ جمعیت اہل حدیث کے بانی مولانا سید محمد داؤد غزنویؒ انہیں قومی تحریکوں میں لے آئے اور آپ نے قومی اور دینی تحریکوں میں حصہ لینا شروع کیا۔ جب پنجاب کے حریت پسند علماء کرام اور مشائخ عظام نے ہندو کی تنگ نظری اور تعصب کو دیکھا تو کانگریس سے علیحدہ ہوکر ۱۹۲۹ء میں مجلس احرار اسلام کی بنیاد رکھی تو شاہ جیؒ نے مجلس احرار اسلام کے رکن رکین کی حیثیت سے قومی اور سیاسی تحریکوں اور استخلاص وطن کے لئے بھرپور جدوجہد شروع کی، جیلیں ان کا راستہ نہ روک سکیں اور آپ نے استخلاص وطن کے لئے سالہا سال جیلوں میں گزار دیئے اور خود فرمایا کرتے تھے کہ:

’’میری زندگی جیل، ریل اور تمہارے اس کھیل میں گزر گئی۔‘‘

مسلمانوں میں سیاسی، سماجی اور اقتصادی بیداری پیدا کرنے میں آپ نے ان تھک محنت کی۔ شاہ جیؒ وہ واحد شخصیت تھے جو مسلمانوں کو اخبار پڑھنے اور ملکی حالات میں دلچسپی لینے کی ترغیب دیتے تھے۔ قصبات اور دیہاتوں میں مسلمانوں کو کہہ کر دوکانیں کھلوائیں، جب کہ کاروبار پر ہندو قابض تھے۔ ۱۹۳۰ء میں انجمن خدام الدین کا لاہور میں سالانہ جلسہ تھا جس میں پورے ہندوستان سے پانچ سو جید علماء شریک ہوئے۔ مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ کی تحریک اور بابائے صحافت مولانا ظفر علی خان کی تائید سے امام العصر حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے آپ کو امیر شریعت کا لقب دے کر آپ کو ختم نبوت کی تحریک کا جرنیل مقرر فرمادیا اور مجلس احرار اسلام جو آزادی ہند کے لئے کوشاں تھی، اسے قادیانیت کے تعاقب اور عقیدہ ختم نبوت کا محاذ سپرد کردیا۔

۱۹۳۴ء قادیان میں کانفرنس منعقد ہوئی جس میں برصغیر پاک وہند سے ہزارہا مسلمان شریک ہوئے، آپ نے آخری نشست میں پانچ گھنٹے بیان کیا۔ جس سے قادیانیت لرزہ براندام ہوگئی اور آپ کے

خلاف ایف. آئی. آر درج ہوئی۔ قیام پاکستان سے پہلے آپ نے پورے برصغیر پاک وہند میں اسلام اور ختم نبوت کا پرچم بلند رکھا۔ پاکستان بننے کے بعد آپ کچھ عرصہ خان گڑھ نوابزادہ نصراللہ خان کے ہاں قیام پذیر رہے۔ بعدازاں جامعہ قاسم العلوم کچہری روڈ کے قریب چند مرلہ کے مکان میں رہائش پذیر ہوگئے۔

۱۹۵۲ء میں ہیڈ آف دی جماعت قادیان مرزا بشیرالدین محمود نے کوئٹہ میں اپنی جماعت کے کارکنوں سے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ۱۹۵۲ء کو ہاتھ سے نہ جانے دو، کم ازکم ایک صوبہ بلوچستان پر ہمارا قبضہ ہوجائے جو آبادی کے اعتبار سے چھوٹا اور رقبہ کے اعتبار سے بڑا صوبہ ہے۔ ۱۹۵۲ء کے آخر میں چنیوٹ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے شاہ جیؒ نے فرمایا کہ مرزا محمود! تیرا ۱۹۵۲ء جارہا ہے اور میرا ۱۹۵۳ء آرہا ہے۔ قیام پاکستان کے بعد قادیانیوں نے پروپیگنڈا شروع کردیا کہ احراری ملک دشمن ہیں کیوں کہ مجلس احرار نے بوجوہ تحریک پاکستان میں حصہ نہیں لیا تھا تو احرار راہ نما سر جوڑ کے بیٹھے اور فیصلہ کیا کہ اصل کام ہے نام نہیں تو ۱۹۴۹ء میں مجلس تحفظ ختم نبوت کی بنیاد رکھی گئی۔

۱۹۵۳ء کی تحریک کی اصل قیادت آپ کے ہاتھ میں تھی، مجلس احرار اسلام پر جو پابندی لگی تھی وہ ختم ہوگئی جو حضرات سیاسی کام کرنا چاہتے تھے انہوں نے احرار کے پلیٹ فارم سے گراں قدر خدمات سرانجام دیں تو ۱۹۵۳ء کی تحریک میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین اور راہ نماؤں نے بھرپور حصہ لیا۔ چنانچہ کراچی میں تمام مسالک کے راہ نماؤں کا جو اجلاس بلایا گیا۔ اس کے داعی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہ نما مولانا لال حسین اخترؒ تھے۔ اجلاس کے بعد رات کو مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر ہی سے تمام قائدین گرفتار کرلئے گئے اور لاہور میں قادیانیوں نے فوج کا کندھا استعمال کرتے ہوئے مارشل لاء نافذ کرادیا۔ فوج اور قادیانیوں نے فوج کی وردی میں اندھا دھند فائرنگ کی اور یہ سلسلہ کئی روز تک جاری رہا۔ دس ہزار مسلمانوں کو ہلاکو خانوں اور چنگیزوں نے خاک وخون میں تڑپایا اور تحریک کو گولی کے زور پر دبا دیا گیا۔ تمام قائدین گرفتار کرلئے گئے۔ ایک سال کے بعد رہائی ہوئی۔ جسٹس منیر احمد اور جسٹس ایم. آر کیانی پر مشتمل انکوائری کمیشن مقرر کیا گیا۔ رہائی کے بعد شاہ جیؒ سے سوال کیا گیا کہ اس تحریک میں دس ہزار مسلمانوں کو شہید کیا گیا، ان کے خون کا ذمہ دار کون ہے؟ دوسرا سوال یہ کیا گیا اتنی بڑی قربانی کے باوجود تحریک ناکام کیوں ہوئی؟ شاہ جیؒ نے پہلے سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ جتنے لوگ جہاں جہاں شہید ہوئے سب کے خون کا ذمہ دار عطاء اللہ شاہ بخاریؒ ہے۔ اس سے آگے بڑھ کر آپ نے فرمایا کہ صرف یہی نہیں بلکہ قیامت تک جتنے لوگ حضور ﷺ پر جانیں نچھاور کریں گے میں ان کے خون کی بھی ذمہ داری لیتا ہوں۔

جہاں تک دوسری بات کا تعلق ہے کہ اتنی بڑی قربانی کے باوجود تحریک ناکام کیوں ہوئی؟ فرمایا کہ

میں نے مسلمانوں کے دلوں کی زمین میں ایک ٹائم بم چھپا دیا ہے۔ جب یہ پھٹے گا تو دنیائے کائنات کی کوئی طاقت مسلمانوں کے غیظ وغضب سے قادیانیوں کو نہیں بچا سکے گی۔ ’’قلندر ہرچہ گوید دیدہ گوید‘‘

۱۹۷۴ء میں تحریک چلی تمام تر کفریہ طاقتوں کے دباؤ کے باوجود ایک متفقہ آئینی ترمیم کے ذریعہ ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کو قادیانی کافر قرار دیئے گئے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے حصہ میں اگرچہ شاہ جیؒ کا بڑھاپا آیا بایں ہمہ وہ بوڑھا شیر قادیانیت کو للکارتا رہا۔ ۲۱؍اگست ۱۹۶۱ء تک شاہ جی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ۶ سال، ۸ ماہ، ۹ دن امیر رہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت انہیں کے ارشادات گرامی کی روشنی میں سفر جاری رکھے ہوئے ہے۔ ان شاء اللہ العزیز وہ دن دور نہیں کہ قادیانیت کا ناپاک وجود دنیائے کائنات سے مٹ جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے جیسے رضا کاروں کو اپنے اکابرین کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دیں۔ آمین!

مولانا مفتی محمد راشد مدنی اور مولانا عابد کمال کی دیر لوئر آمد

۱۹؍جون بروز پیر پہلا پروگرام قاضی پلازہ میں طلباء کرام سے مولانا قاری قاسم خان مہتمم مدرسہ کی نگرانی میں خطاب کیا: دوسرا پروگرام بعد نماز ظہر مسجد قاضی پلازہ میں عوام سے خطاب کیا۔ جس کی نگرانی مولانا قاری قاسم خان نے کی۔ تیسرا پروگرام جامعہ انوار العلوم شارجہ مسجد میں ساڑھے تین بجے طلباء سے خطاب کیا۔ جس کی نگرانی مولانا سمیع اللہ نے کی۔ ۲۰؍جون مفتی عرفان الدین مئیر تحصیل تیمر گرہ سے ملاقات کی۔ تلاش پرائیویٹ سکول میں طلباء سے خطاب کیا۔ ۱۰ بجے مولانا عابد کمال نے مدرسہ بنات میں خطاب فرمایا۔ نماز ظہر کے بعد جامعہ مظہر الاسلام اوچ میں تربیتی اجتماع سے مولانا راشد مدنی نے خطاب کیا۔ بعد نماز مغرب مسجد اوچ میں بیانات ہوئے جس کی نگرانی قاری محمد عمران نے کی۔ مولانا ذاکر حسین و دیگر علماء وطلباء نے شرکت کی۔

تحفظ ختم نبوت علماء کنونشن سوات

۲۲ جون ۲۰۲۳ء کو مسجد اسلم خان بریکوٹ بازار سوات میں تحفظ ختم نبوت کے سلسلے میں علماء کنونشن حضرت مولانا خلیفۃ اللہ الحسنی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع سوات کی نگرانی میں منعقد ہوا، سٹیج سیکرٹری کے فرائض حضرت مولانا حبیب سلمانی نے سرانجام دیئے، تلاوت کلام پاک کے بعد مولانا صادق امین نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ مولانا خلیفۃ اللہ نے مہمان خصوصی اور دیگر شرکاء کا شکریہ ادا کیا، مولانا مفتی محمد راشد المدنی نے تحفظ ختم نبوت کے عنوان پر ایک گھنٹے پر مشتمل مفصل بیان کیا۔ صوبائی مبلغ مولانا عابد کمال، حضرت مولانا شاہد اور تمام اراکین عاملہ، علمی شخصیات، علاقے کے عمائدین، علماء کرام، قراء عظام، ائمہ مساجد، مہتممین مدارس، سکول کالجز کے اساتذہ کرام، پروفیسرز، ڈاکٹرز، وکلاء، صحافی اور تاجروں نے بھرپور شرکت کی۔

حضرت مولانا یار محمد عابد کا انتقال

مولانا اللہ وسایا

مولانا یار محمد عابد ۲۹/جون ۲۰۲۳ء عیدالاضحیٰ کی شام کو بہاول پور وکٹوریہ ہسپتال میں انتقال فرمائے آخرت ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

آپ کے والد گرامی کا نام حاجی بچایا تھا، گھلو برادری سے تعلق تھا، ۱۹۵۲ء میں ان کے ہاں مولانا یار محمد عابد پیدا ہوئے۔ اپنے گھر بستی وگھرہ موضوع مکھواڑہ تحصیل احمد پور شرقیہ ضلع بہاول پور سے سکول کی تعلیم حاصل کی۔ جامعہ بہلویہ شجاع آباد طاہر والی میں دینی تعلیم اور جامعہ قاسم العلوم ملتان سے دورہ حدیث کی سند فراغت حاصل کی۔ معروف عالم دین مولانا محمد لقمان علی پوری کے حکم پر مولانا بشیر احمد مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر نے آپ کو نیو سعید آباد ضلع حیدر آباد سندھ میں خطیب مقرر کرادیا۔ عرصہ تک وہاں خطابت کے فرائض انجام دیتے رہے۔ اس دوران خطیب اسلام حضرت مولانا ضیاء القاسمی مرحوم سے شناسائی ہوئی جو آگے چل کر دوستانہ سے برادرانہ رنگ اختیار کرگئی۔ جامع مسجد بلال تاندلیانوالہ منڈی ضلع فیصل آباد میں مولانا محمد ضیاء القاسمی کی توجہ وعنایت سے آپ خطیب مقرر ہوگئے اور عرصہ تک آپ نے یہاں خدمات انجام دیں۔

مولانا یار محمد عابد بنیادی طور پر اچھے رسیلے مقرر اور مذہبی واعظ تھے۔ تقریر میں مولانا محمد ضیاء القاسمی کے طرز ترنم کو اختیار کرتے، توحید وسنت کے ہمیشہ داعی رہے۔ دینی تحریکوں میں اپنے حلقہ تک شریک رہتے۔ مرنجاں مرنج، ہنس مکھ انسان تھے۔ ان کا آبائی پیشہ زراعت تھا۔ تاندلیانوالہ خطابت کے دوران حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب مرحوم کی خورد نوازی کے باعث تنظیم اہل سنت کے پلیٹ فارم سے دینی اجتماعات میں حصہ لیتے رہے۔ پھر مجلس حقوق اہل سنت کے ساتھ شریک سفر رہے۔ اس وقت وہ اس جماعت کے مرکزی نائب صدر تھے۔ مولانا یار محمد عابد کا زیادہ تر حلقہ تبلیغ دیہاتی حلقہ تھا، اندرون سندھ، جنوبی پنجاب میں آپ زیادہ متحرک رہے۔ ہتھیجی، اوچ شریف میں بھی خطیب رہے۔

موصوف دوست پرور، وضع دار انسان تھے۔ جن کے ساتھ دوستانہ رہا آخر وقت تک اسے نبھانے کے لئے ساعی رہے۔ مولانا خوش خوراک وخوش لباس تھے، صحت بہت اچھی تھی، صحت کے زمانہ میں دن رات خود کو تبلیغ واشاعت دین سے وابستہ رکھا۔ تھوڑا عرصہ پہلے فالج کا اٹیک ہوا، لیکن بتدریج ٹھیک ہوگئے۔

معمولات بھی جاری رکھے۔ وفات سے ایک دو روز قبل پھر دوسرا فالج کا اٹیک ہوا۔ جو ایک دو روز بعد وفات کا سبب بن گیا۔ عید قربان کے روز شام کو وصال ہوا۔ اگلے روز جمعہ صبح ۹ ربجے جنازہ ہوا۔ جنازہ میں مولانا زاہد محمود قاسمی، مولانا خالد محمود قاسمی، مولانا حبیب الرحمٰن درخواستی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عبدالکریم ندیم، مولانا قاری محمد احمد کہروڑپکا، مولانا حبیب الرحمٰن کہروڑپکا، مولانا محمد وسیم خانپوری، مولانا محمد انس، مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری ثالث اور دیگر اہل علم شریک ہوئے۔

ہتھیجی، احمد پور شرقیہ، نوشہرہ، علی پور، کہروڑپکا، بہاول پور، اوچ شریف کی تمام دینی قیادت نے آپ کو آخری سفر پر روانہ کیا۔ اپنی بستی کے قبرستان عام میں تدفین ہوئی۔ جنازہ آپ کے صاحبزادہ مولانا محمد خالد عابد مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا نے پڑھایا اور تدفین کے بعد کی دعا مولانا سید عطاء اللہ شاہ ثالث بخاری نے کرائی۔ حق تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت اور پسماندگان کو صبر جمیل نصیب کریں، آمین!

مولانا مفتی محمد راشد مدنی کا دورہ دیر بالا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما مفتی محمد راشد مدنی نے ۱۷، ۱۸ جون کو ضلع دیر بالا کا دورہ کیا۔

ڈگری کالج دیر میں پروفیسر ساجد غنی نے کے طلبہ کے ساتھ حضرت کی تربیتی نشست رکھی، صبح گیارہ بجے ڈگری کالج میں مفتی راشد مدنی کا بیان ہوا، آخر میں حضرت نے پانچ سوالات کئے سٹوڈنٹ نعمان نے تمام سوالات کے جوابات دیئے جس پر ان کو ۵۰۰ روپے کا نقد انعام ملا۔

بیان کے بعد پروفیسر ساجد غنی کی معیت میں کالج کے پرنسپل جناب رشید احمد سے ملاقات ہوئی۔ تعارفی نشست میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اغراض و مقاصد اور طریقہ کار کے حوالے سے پرنسپل صاحب کو آگاہ کیا گیا۔ پرنسپل صاحب نے نہایت خوش دلی سے ارادہ فرمایا کہ آئندہ ہم ختم نبوت کے موضوع پر کالج کی سطح پر سیمینار کا انعقاد کریں گے جس میں انٹر کے تمام سٹوڈنٹس اور پروفیسرز و لیکچرارز شرکت کریں گے۔

اجلاس جامع مسجد خاتم النّبیین کوہاٹ

۲۳ جون بروز جمعہ کو کوہاٹ شہر کی مسجد خاتم النّبیین میں اجلاس منعقد ہوا، جس میں کوہاٹ شہر کے تقریباً ۶۰ مساجد کے علماء کرام نے شرکت کی۔ کارکنان ختم نبوت نے بھرپور محنت کر کے اجلاس کو کامیاب بنایا۔ مولانا محمد راشد مدنی نے مختصر اور جامع بیان فرما کر ۹ ستمبر کمپنی باغ میں منعقدہ کانفرنس کو کامیاب کرنے کی دعوت دی۔ حضرت مولانا محمد مجاہد نے علمائے کرام اور کارکنانِ ختم نبوت کا شکریہ ادا کیا۔

قادیانیوں کی قانونی ودینی حیثیت

قسط نمبر:2　جناب رفیق گوریجہ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ

قادیانیوں کی شناخت

ایک جیسے نام اور بظاہر کوئی ایسا شناختی فیچر نہ ہونے کی وجہ سے کسی شخص کی مذہبی شناخت بہت مشکل اور بعض حالات میں ناممکن ہوجاتی ہے، جبکہ بعض معاملات میں مذہبی شناخت بے حد ضروری ہے۔ بالخصوص نکاح اور وراثت وغیرہ کے معاملات میں۔

اس لئے ان کے شر سے بچانے کے لئے قادیانیوں/ مرزائیوں کو اپنے نام کے ساتھ کوئی مخصوص لفظ، مثلاً مرزائی/ قادیانی، لکھنا لازم ہو۔ عام لوگوں کو بھی یہ بات معلوم کرلینی چاہئے کہ وہ شخص جس کے ساتھ کسی بھی وجہ سے ان کا ملنا ملانا (کسی کاروباری، نجی، سرکاری کام، یا کسی اور وجہ سے) ضروری ہو تو انہیں اپنے طور پر یہ جان لینا چاہئے کہ وہ شخص یا، ایک سے زائد اشخاص کی صورت میں، ان میں سے کوئی قادیانی تو نہیں اس طرح سے انہیں ان کے شر سے بچنا نسبتاً آسان ہوگا۔

نام کے ساتھ یہ اضافہ ان کے حقوق کی نفی نہیں، بلکہ انہیں مذہبی شناخت دینے کی مستحسن کوشش ہوگی۔ اس خطہ کی معاشرتی اقدار میں شخصی احترام، وطن اور مذہبی عقیدت کے اظہار کے لئے عموماً لوگ کچھ ایسے ہی الفاظ اپنے نام کے ساتھ لکھتے، اور اس پر وہ فخر بھی کرتے ہیں۔ جیسے کہ وطن کے حوالے سے جالندھری، ملتانی، گجراتی، مشہدی، نجفی، لاہوری، ہوشیار پوری، تھانوی، مکی، مدنی وغیرہ، مذہبی عقیدت مندی کے حوالے سے رضوی، جعفری، حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی وغیرہ، اور شخصی حوالے سے زیدی، نقوی، اشرفی، حامدی، سعیدی، نعیمی وغیرہ۔ اس کے برعکس قادیانی اپنے نام کے ساتھ قادیانی/ مرزائی لکھنا پسند نہیں کرتے حالانکہ قادیانی وطن کے حوالے سے اس خطہ اراضی کی طرف اشارہ ہے جو مرزا غلام احمد قادیانی کا مسکن اور مدفن ہے اور مرزا کا لفظ اس کی شخصیت سے منسوب ہے، آخر ایسا کیوں؟ جواباً، جو بات سمجھ میں آتی ہے، وہ محض ان کا خوف ہے کہ وہ اس طرح سے جلد شناخت کرلئے جائیں گے، اور اپنے بارے میں مسلمان ہونے کا تأثر، اور عام مسلمانوں کو اس بارے میں دھوکہ نہیں دے سکیں گے اور نہ ہی انہیں گمراہ کرسکیں گے۔

مرزا قادیانی کا شخصی طرزِ عمل

اس ضمن میں جو بات ابتداء ہی میں جاننی ضروری ہے، وہ یہ کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا شخصی اور

سماجی پس منظر، ذاتی کردار وعمل، مختلف معاملات، اور عام لوگوں سے اس کا عمومی رویہ کیا تھا؟ عوام اورخواص کی رائے اس کے بارہ میں کیا تھی؟ کیا حالات ایسے تھے کہ وہ نئے نبی کے مبعوث کئے جانے کا تقاضا کرتے ہوں؟ ماضی کے اکابرین دین واسلام کے بارہ میں اس کا مؤقف، اوراس کی اپنی شخصیت بہ لحاظ ایک عام انسان کے، کیسی تھی، اوراس کا طرزِ زندگی کیسا اورکس نوعیت کا تھا؟

اِن بنیادی سوالوں کے جوابات ڈھونڈتے ہوئے جوحقائق سامنے آتے ہیں وہ کچھ اس طرح سے ہیں کہ اس کا والد پینشنر تھا ایک باراس کے والد نے اسے اپنی پنشن کے کاغذات دیئے کہ وہ ان کی پنشن وصول کرلائے۔ اس نے پنشن وصول کی اوراپنے ایک دوست سے مل کر پنشن کی تمام رقم اپنی عیش وعشرت میں خرچ کردی۔ بعدازاں جب اپنے والد کے مواخذے کا خوف غالب ہواتو بجائے گھر واپس جانے کے سیالکوٹ کی جانب بھاگ گیا اور وہیں چھوٹی موٹی نوکری کر کے اپنی گذراوقات کرنے لگا، اسی دوران برطانوی خفیہ ایجنسی سے اس کا رابطہ ہوا، اس نے نوکری چھوڑ دی اور واپس قادیان چلا گیا اور تمام عمر خفیہ ایجنسی کے پے رول پر رہااوران کے مقاصد کی تکمیل کرتا رہا، یہ شخص کسی بھی عرصہ زندگی میں صادق اور امین کی حیثیت نہ پاسکا، جوانبیاء کرام علیہم السلام کا خاصہ ہوا کرتا تھا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے جو مذہب پیش کیا وہ خوداس کی اپنی بیوی اور بڑے بیٹے نے انتہائی دباؤ کے باوجود قبول نہیں کیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شادی ہمراہ سرورِکونین خاتم النّبیین محمد مصطفیٰ ﷺ کی نقل اور اس جیسی صورت حال پیدا کرنے کی خاطر، مرزا غلام احمد قادیانی نے انتہائی شدومد سے دعویٰ کیا کہ اس کا نکاح محمدی بیگم نامی خاتون سے ہوگا۔ جو کہ اس کے قریبی رشتہ داروں میں سے ہی تھی اوراس کی تکمیل کی خاطر وہ کون ساحربہ ہے جواس نے نہیں آزمایا، اور دھمکی دی کہ اگرایسا نہ ہواتو وہ دوتین سال کے اندراس کی زندگی میں ہلاک ہوجائے گی۔ اللہ تعالیٰ کو جھوٹ کی ترویج گوارہ نہیں تھی اور یہ کیسے ممکن تھا کہ ایک کذاب کے دعویٰ کو پذیرائی ملتی اور وہ اپنے مذموم مقاصد میں کامیاب ہوتا۔ یہ میرے اللہ کی شان ہے کہ خود مرزا غلام احمد قادیانی، محمدی بیگم کی زندگی میں عبرتناک موت کا شکار ہوا، اور محمدی بیگم اس کے بعد بھی تادیر زندہ و سلامت رہی اوراس نے اپنی تمام زندگی بطور مسلمان امن وسکون سے گذاری۔ اللہ تعالیٰ کو تو ایک غیر مسلم (آتھم، ایک عیسائی مبلغ) کے مقابلہ میں بھی اس کی نصرت گوارہ نہیں تھی۔ اسے دی گئی اس کی دھمکی بھی ناکام رہی اوراس کی رُسوائی کا سبب بنی۔ یقیناً مرزا غلام احمد قادیانی نبی نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں سے ایسا سلوک گوارہ نہیں کرتا۔ غلام احمد قادیانی کا انجام اس کے اپنے دعویٰ کی تکذیب کرتا ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا طرزتخاطب بے پناہ غیر معیاری اور گھٹیا ترین تھا، ماضی کے انتہائی جیّد،

برگزیدہ اور قابل قدر ہستیوں کے بارہ میں اس کا روّیہ تحقیر آمیز، گستاخانہ اور ناقابل برداشت تھا، اس کی اپنی روزمرہ زندگی، بالخصوص اپنے مخالفین کے ساتھ اس کی روش، عدالتوں میں اس کا ناگفتہ بہ طرزِ عمل، اس کی اخلاقی پستی کا مظہر ہیں جو کہ ایک عام آدمی کی اقدار کے بھی منافی اور ناقابل قبول ہیں۔ جبکہ انبیاء علیہم السلام کے بارہ میں یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ وہ اپنے دور کے انسانوں سے برتر اور بہترین لوگ ہوتے تھے۔ اور ان کی بعثت اس دور کی ضرورت اور تقاضا ہوتی تھی کہ وہ اپنے قول وعمل سے اعلیٰ اخلاقی اقدار کا احیاء کریں، مشرکانہ رسم ورواج، غیراخلاقی رسومات کا قلع قمع کریں، مگر مرزا غلام احمد قادیانی کی تمام عمر سرکار برطانیہ کی سلامتی اور اس کی ملکہ کی مدح سرائی اور اسلام کے بنیادی اُصولوں کے منافی سرگرمیوں میں گزری، اس کے اپنے ذاتی کردار اور دماغی صحت کے بارے میں، مرزا غلام احمد قادیانی کا اپنا کہنا ہے کہ وہ مختلف عوارض کا شکار تھا اس لئے وہ اپنے کوٹ کی ایک جیب میں مٹی کے ڈھیلے اور دوسری جیب میں گُڑ کی ڈلیاں رکھتا تھا، اس لئے کئی بار ایسا بھی ہوا ہوگا کہ ایک کی جگہ دوسری چیز کا استعمال کرلیتا ہوگا۔ اس ضمن میں ایک اور بات کا ذکر ضروری ہے کہ مرزا غلام احمد ایک نامحرم خاتون سے جو کہ اس کے گھر میں بطور آیا (ملازمہ) کام کرتی تھی، رات کو سونے سے پہلے ٹانگیں دبوایا کرتا تھا۔ سردیوں کی ایک شام ایسے ہی ایک موقع پر ان کی گفتگو کا ذکر کتابوں میں ملتا ہے، جو کہ اپنے سیاق وسباق کے حوالے سے نامناسب اور غیراخلاقی ہے۔

یہ چند واقعات اس کے ذاتی کردار، طرزِ زندگی اور روزِ مرہ کے اعمال/معمولات کو جانچنے کے لئے کافی ہیں اور واضح طور پر نشان دہی کرتے ہیں کہ ایسے فکر وعمل کا خوگر انسان مذہبی پیشوا نہیں ہوسکتا، مجھے یاد ہے کہ کئی دہائیوں پہلے، شورش کشمیری مرحوم کی زیرادارت شائع ہونے والے ہفت روزہ ’’چٹان‘‘ کے سرورق پر مرزا قادیانی کی تصویر شائع کرکے طنزاً پوچھا گیا تھا کہ کیا اس کی شکل وصورت کا شخص نبی ہوسکتا ہے؟ جاری ہے

مدرسہ ام حبیبہؓ تحصیل مٹہ میں بیان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل مٹہ ضلع سوات کے زیراہتمام ۲۱؍جون ۲۰۲۳ء صبح آٹھ بجے مدرسہ ام حبیبہؓ للبنات مدینہ کالونی مٹہ میں مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے بیان فرمایا۔ علماء کرام، معلمات اور ۳۵۰ طالبات نے بیان سنا۔ ۱۱بجے مٹہ تحصیل کے جید اور چیدہ چیدہ وکلاء کے ساتھ اے ایس ڈی او جناب مولانا خورشید علی اور وکلاء بار کے صدر جناب عبدالحلیم خان اور جمعیت علماء اسلام کے اکابر شریک ہوئے۔ مولانا راشد مدنی نے آدھا گھنٹہ بیان فرمایا۔ اس کے بعد سوال وجواب کی نشست ہوئی۔ وکلاء کی جانب سے وکلاء کے حلف نامہ میں ختم نبوت کی شق کا اضافہ اور قرارداد منظور کرائی گئی۔

قادیانیوں سے چند سوالات

قسط نمبر: 4　　　　مولانا عتیق الرحمٰن

۱۴...... مرزا قادیانی کو جب لوگوں نے مسیح موعود کہنا شروع کیا تو مرزا قادیانی نے اپنی کتاب میں اس کی تردید کی کہ ''مجھے مسیح موعود کہنے والے کم فہم اور کم عقل لوگ ہیں''۔ (ازالہ اوہام ص۱۹۰، خزائن ج ۳ ص ۱۹۲)

پھر مرزا قادیانی نے ایک اشتہار شائع کیا جس کا عنوان تھا ''مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ'' جس میں لکھا کہ مولانا ثناء اللہ اور مرزا غلام احمد میں سے جو پہلے مرا وہ کذاب ہوگا جو بعد میں مرا وہ سچا ہوگا۔ (یہ تحقیق مرزائی حضرات کے ذمہ ہے کہ ان دو میں سے پہلے کون اس دنیا سے گیا۔) اسی اشتہار کے آخر پر مرزا قادیانی نے اپنا نام اس طرح لکھا ''عبداللہ الصمد غلام احمد مسیح موعود''

(مجموعہ اشتہارات ج ۲، ص ۷۰۵، ۷۰۶ جدید)

اب سوال یہ ہے کہ لوگوں نے مرزا قادیانی کو مسیح موعود سمجھا تو وہ بے وقوف اور کم فہم ٹھہرے۔ مگر مرزا قادیانی خود اپنے آپ کو مسیح موعود لکھیں تو وہ اپنے ہی اصول اور عقیدے کے مطابق کیا ہوں گے؟

۱۵...... مرزا قادیانی کو الہام ہوا ''یا مریم اسکن انت وزوجک الجنة'' اس الہام کی تشریح میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں۔ ''مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینے کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے سب سے آخر براہین احمدیہ کی حصہ چہارم ص ۵۵۶ میں درج ہے مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا'' (کشتی نوح ص ۴۷، خزائن ج ۱۹ ص ۵۰)

آگے چل کے اسی صفحہ پر لکھتے ہیں ''پھر مریم کو جو مراد اس عاجز سے ہے دردزہ تنہ کھجور کی طرف لے آئی''۔ (کشتی نوح ص ۴۷ خزائن ج ۱۹ ص ۵۱)

اب سوال یہ ہے کہ دردزہ پیدائش سے پہلے ہوتا ہے یا بعد میں، یقیناً تمام مرزائی مرد و زن ایک ہی جواب دیں گے کہ دردزہ پہلے ہوتا ہے اور پیدائش بعد میں۔ تو پھر مرزا قادیانی کو پہلے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا (گویا پیدائش پہلی ہوئی) اور پھر دردزہ ہوا۔ ایسا صرف مرزا قادیانی کے ساتھ آخر کیوں؟

۱۶...... مرزا قادیانی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں ''اور جب مسیح دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق و اقطار میں پھیل جاوے گا''۔ (براہین احمدیہ ص ۴۹۸، خزائن ج ۱ ص ۵۹۳ حاشیہ)

گویا مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی کے قائل ہیں اور یہ بھی عقیدہ ہے کہ وہ دین اسلام پر عمل کرتے ہوئے

اسلام کو کل دنیا میں پھیلائیں گے۔ دوسری جگہ لکھتے ہیں ’’یہ بات بالکل غیر معقول ہے آں حضرت ﷺ کے بعد کوئی ایسا نبی آنے والا ہے کہ جب لوگ نماز کے لئے مساجد کی طرف دوڑیں گے تو وہ کلیسا کی طرف بھاگے گا اور جب لوگ قرآن شریف پڑھیں گے تو وہ انجیل کھول بیٹھے گا۔ اور جب لوگ عبادت کے وقت بیت اللہ کی طرف منہ کریں گے تو وہ بیت المقدس کی طرف متوجہ ہوگا اور شراب پئے گا اور سور کا گوشت کھائے گا اور اسلام کے حلال وحرام کی کچھ پروانہیں رکھے گا۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۲۹ خزائن ج۲۲ ص۳۱)

اب اس عبارت میں مرزا قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ آنے کا انکار کررہے ہیں۔ گویا دونوں عبارتوں کا مضمون ایک دوسرے کے خلاف ہے ایک میں لکھا کہ شراب پئیں گے اور سور کا گوشت کھائیں گے بجائے قرآن کے انجیل پڑھیں گے بجائے مسجد کے گرجا کی طرف جائیں گے۔ دوسرے میں لکھا کہ جب آئیں گے تو دین اسلام جمیع آفاق میں پھیل جائے گا۔

سوال یہ ہے کہ مدعی مجددیت ومہدویت ومسیحیت ونبوت کے اقوال وافعال اور عبارات میں اتنا کھلا تضاد وتعارض ہوسکتا ہے؟ یا ہم ہی محسوس کرتے ہیں؟

۱۷...... مرزا قادیانی کے ایک حواری قاضی یار محمد لکھتے ہیں۔ ’’حضرت مسیح موعود نے ایک موقعہ پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی تھی کہ ’’اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا۔‘‘

(ٹریکٹ اسلامی قربانی نمبر۳۵ ص۱۲ جنوری ۱۹۲۰)

اب سوال یہ ہے کہ دوسرا کوئی شخص ایسا کوئی خواب دیکھے تو شیطانی حرکت کہا جائے اور مرزا قادیانی ایسے خواب دیکھیں تو خدائی کشف والہام کہا جائے یہ تضاد بیانی نہیں؟ اور پھر کیا کوئی قادیانی بتا سکتا ہے جس خدا میں طاقت رجولیت کا عملی اظہار ہو، کیا وہ خدائی کے لائق ہے اور ایسا عقیدہ رکھنے والا مشرک ہے یا مسلمان؟ اور مرزا قادیانی کے پاس کیا ثبوت ہے کہ رجولیت کی طاقت کا اظہار کرنے والا خدا تھا؟

سانگھڑ میں مرزاڑہ بند

۵ رجولائی ۲۰۲۳ء چک ۲۲ ضلع سانگھڑ میں قادیانیوں کی طرف سے مرزاڑہ مسجد کی شکل میں تعمیر کرنے کے خلاف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ ڈویژن کے مبلغ مولانا تجمل حسین نے سانگھڑ عابد بلوچ سے رابطہ کیا۔ انہوں نے موقع پر جاوید چانڈیو اور سنجھورو محمد علی زرداری کے ہمراہ پولیس کی بھاری نفری ۲۲ چک بھیجی، جنہوں نے موقع پر پہنچ کر قادیانیوں کی عبادت گاہ کو سیل کردیا اور وہاں پولیس تعینات کردی۔ سنجھورو تھانہ میں ایف آئی آر درج کرائی گئی۔

دو ضروری وضاحتیں

مولانا اللہ وسایا

ا...... بسم اللہ الرحمن الرحیم ...... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

برادران! عید کے باعث فقیر ایک ہفتہ دیہات میں رہا۔ جہاں سگنل نہ ہونے کے باعث بالکل بے خبر رہا۔ اب ۵؍جولائی ۲۰۲۳ء کی صبح ملتان میں مولانا ڈاکٹر سعید عنایت اللہ صاحب مدظلہم کا مکہ مکرمہ سے فون آیا۔ مولانا حافظ محمد طاہر اشرفی صاحب کا صوتی پیغام بھی مدینہ منورہ سے آمدہ سنا۔ مولانا زاہد محمود قاسمی صاحب کے جواب میں مولانا زاہد الراشدی مدظلہم کا مکتوب بھی پڑھا۔ اس سلسلہ میں واضح ہے کہ مولانا عمار خان ناصر اکثر وبیشتر قادیانیوں کے متعلق ایسی رائے کا اظہار کرتے ہیں جس سے امت کے متفقہ موقف کو نقصان اور قادیانیوں کا فائدہ مترشح ہوتا ہے۔

فقیر نے ہمیشہ زبانی کلامی اور تحریر کے ذریعہ ان کو اس روش سے روکا۔ اب قادیانی اور قربانی کے عنوان پر ان کا روّیہ سامنے آیا۔ اس کا بھی نتیجہ قادیانی فائدہ نظر آتا ہے جو انتہائی قابل مذمت ہے۔ مولانا عمار نے قادیانی کفر کی سنگینی، ان کو دعوت اسلام، مسلمانوں کو قادیانیوں کی کفریہ اور ارتدادی سرگرمیوں سے باخبر کرنے کی بابت کبھی کچھ فرمانے کی بجائے کوئی قادیانیوں کے خلاف اقدام ہو تو اس اقدام کی مذمت اور نتیجۃً قادیانی طرف داری پر ان کا قلم متحرک ہوجاتا ہے۔ جناب پرویز الٰہی کے دور میں نکاح فارم میں ختم نبوت کا حلف نامہ شامل ہوا، قادیانیوں کو تکلیف ہونا تو سمجھ میں آتا ہے، مولانا عمار ناصر صاحب کا اس اقدام کے خلاف استہزاء اور ہتک آمیز روّیہ ناقابل فہم تھا۔ مولانا عمار ناصر قادیانیوں کو قانون کا پابند بنانے، آئینی فیصلہ کو ماننے اور ان کے کفر کی سنگینی کی بجائے جب کبھی بات کرتے ان کے مفاد کی کرتے ہیں۔ یہ روّیہ ناقابل قبول ہے اور لائق ترک ہے۔

نئی دلیل چاردیواری کی: محترم! کوئی ایسا اقدام جس سے وہ خود کو مسلمان ثابت کرنا چاہیں قانوناً بھی ممنوع ہے۔ قربانی شعائر اسلام میں سے ہے اور قادیانی شعائر اسلام شرعاً وقانوناً ظاہراً وباطناً استعمال نہیں کرسکتے۔ اس کے لئے علماء سے فتویٰ کی نئی چال؟

جس فیصلہ کا ذکر کیا، جنہوں نے بغیر مشاورت کے پیروی کی اور غلط رولنگ لے کر آگئے ان حضرات کو بھی اس طرز عمل کی اصلاح کے لئے کیا کیا جتن کئے، کن کن کے دروازہ کا پانی بھرا، وہ ایک مستقل

باب ہے۔بعض باتیں نہ اگلی جائیں نہ نگلی جائیں، یہ ان نادان دوستوں کی وجہ سے درپیش ہوا۔

الحمدللہ! صحیح سمت پر اپنی محنت جاری ہے جو کچھ ہوا کریم کے کرم سے ہوا، جو ہوگا کریم کے کرم سے ہوگا۔مولانا زاہد الراشدی صاحب سے استدعا ہے کہ وہ مولانا عمار ناصر کے موقف کی خاطر نئے فتویٰ جات اکٹھے کرنے کے عمل سے دوستوں کو روکیں اور اس عزیز کو بھی قادیانیوں کے مفاد کی بات کرنے سے روکیں۔ تحفظ ناموس رسالت پر فقہ حنفی کی ایک جزئی کو لے کر پورے قانون کو داؤ پر لگانے کا نیا پینڈورا باکس، آخر کیا کرنا چاہتے تھے؟ گویا پوری فقہ حنفی نافذ ہے صرف ایک جزئی رہ گئی؟ اناللہ وانا الیہ راجعون! نئے فتاویٰ جات کی بجائے اپنے مسکین غلام سے فرمادیں کہ قادیانیوں کو نتھ ڈالنے کی یہ ضرورت ہے، یوں پوری ہوسکتی ہے پھر دیکھیں کہ تعمیل ارشاد کیسے ہوتی ہے۔ ہمیشہ جس راستہ پر چلتے رہے اسے ترک نہ کریں۔آپ کے گھر سے یہ صورت حال بہت ہی ایذاء واذیت کا باعث ہے۔جو حکم فرمائیں تعمیل ہوگی۔نئے تجربات، نئے فتن کا باعث ہوں گے۔

۲...... بخدمت مکرم مولانا مفتی محمد رویس خان مدظلہم

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہٗ مزاج گرامی!

آپ کے حوالہ سے فیس بک پر یہ شائع ہوا: ''میرا ذاتی نقطہ نگاہ: قادیانیوں کی تیار کردہ اشیاء کا بائیکاٹ درست نہیں۔اگر اس کی علت کہ قادیانی یہ آمدنی مرزائیت کی تبلیغ پر صرف کرتے ہیں تو پیپسی، کوکا کولا، سپرائٹ، لکس اور ہزاروں دیگر اشیاء یہودی مینوفیکچرز کی اسرائیل کی مدد کے لئے استعمال ہوتی ہیں۔ جو قبلہ اوّل پر قابض ہے۔ یہ کوئی معقول علت نہیں۔تمام امریکن میڈ اشیاء یہودی کمپنیوں کی ہیں تو آپ کس کس کا بائیکاٹ کریں گے۔میرا نقطہ نگاہ یہ ہے کہ قادیانیوں سے نفرت کا سلوک انہیں اسلام میں داخل کرنے کے لئے مناسب علاج نہیں بلکہ دعوتی اسلوب ہی بہتر علاج ہے۔نفرت پھیلا کر کسی کو اپنا نہیں بنایا جاسکتا۔ سوائے ہاہو اور نعرہ بازی سمیٹنے کے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔''

(۱) مخدوم گرامی! موجودہ یہودی خود جھوٹے ہیں لیکن ان کے پیغمبر سیدنا موسیٰ ابن عمران علیہ السلام سچے نبی تھے۔قادیانی خود بھی جھوٹے ہیں اور جھوٹے مدعی نبوت کے پیروکار ہیں۔دونوں کو احکام میں برابر سمجھنا؟ آپ کی توجہ چاہتا ہے۔

(۲) ہر قادیانی کے لئے اپنی کمائی کا متعیّن حصہ قادیانی جماعت کو دینا لازمی ہے ورنہ قادیانی جماعت سے چندہ نہ دینے والے کو نکال دیا جاتا ہے۔قادیانیوں سے مسلمان لین دین کریں تو وہ رقم مسلمان کی جیب سے قادیانیت کے فنڈ میں جائے گی جو ارتداد کی مہم پر خرچ ہوگی۔کفر وارتداد کی تبلیغ میں مسلمانوں کے ہاں سے جانے والی رقم خرچ ہو۔اس کا باعث قادیانیوں سے کاروبار کرنے والے مسلمان بنیں یہ جائز نہیں۔

(۳) قادیانی، قرآن وسنت اور پاکستان کے آئین سے بغاوت کا ارتکاب کریں۔ مرزا قادیانی کے ماننے والے کو مسلمان اور حضور علیہ السلام کے ماننے والوں کو کافر قرار دیں۔ کیا ایسے لوگوں سے کاروبار مسلمانوں کی غیرت وحمیت کے خلاف نہ ہوگا؟

(۴) آپ کے یا میرے والد کی کوئی اہانت کرے، اس سے ترک موالات تو غیرت کا تقاضا قرار دیا جائے۔ مرزا قادیانی خود کو محمد رسول اللہ قرار دے اور یوں علی الاعلان حضور علیہ السلام کی اہانت وبغاوت کا مرتکب ہو اور قادیانی لوگ مرزا کو اس کے دعاوی میں سچا قرار دے کر اہانت رسول کے مرتکب ہوں۔ ان سے کاروبار کریں۔ کاش اس پر توجہ فرمائی ہوتی۔

(۵) قادیانی مرزا کو مان کر مسلمانوں کے دکھ سکھ، میل ملاقات، شادی غمی میں برابر شریک رہیں تو کبھی وہ قادیانیت کو ترک نہ کریں گے۔ انہیں پتہ ہے کہ مرزا قادیانی کو مان کر بھی ہم مسلمانوں کا حصہ ہیں۔ ہم بائیکاٹ کا کہہ کر ان کو باور کراتے ہیں کہ مرزا کو مان کر تم اہل اسلام کا حصہ نہیں۔ تب ان کو احساس ہوتا ہے کہ مرزا کو ماننے سے ہم مسلم سوسائٹی کا حصہ نہیں تو بائیکاٹ کی تحریک ان کو قبول اسلام کی طرف متوجہ کرنے کا باعث ہے۔ اس کے بہت اثرات ہوئے، بیسیوں مثالیں موجود ہیں۔

(۶) محترم! قادیانیوں کے بائیکاٹ پر سینکڑوں مختلف مکاتب فکر کے علماء کے فتاویٰ جات علیحدہ کتابی شکل میں شائع شدہ ہیں، آپ کی مندرجہ بالا رائے ان سب کے مخالف ہے۔

(۷) جو لوگ یا ادارے اس محاذ پر کام کرتے ہیں ان کے مؤقف کو تقویت کی بجائے ان کی تغلیط باعث نظر ثانی ہے۔ واجرکم علی اللہ تعالیٰ!

اس پر بار بار توجہ کی درخواست کرتا ہوں کہ قادیانی حضور علیہ السلام کے باغی ہیں ہمارے کسی قول وفعل سے حضور علیہ السلام کے دشمن خوش ہوں یہ بات قطعاً دارین کے خسارہ کا باعث ہے۔ محترمی! اس سے زیادہ کیا عرض کروں۔

والسلام ...... فقیر، اللہ وسایا ملتان ۶/جولائی ۲۰۲۳ء

تربیتی نشست برائے علماء کرام، طلبہ کرام اور عوام الناس

۲۷/جون ۲۰۲۳ء جون بروز ہفتہ طے شدہ پروگرام کے مطابق جامعہ عبداللہ بن مسعود دیر بالا خیبر پختون خواہ میں تربیتی نشست مہتمم مولانا عدنان الدین کی زیر نگرانی رکھی گئی، مولانا عابد کمال نے مختصر مدلل گفتگو فرمائی، اس کے بعد مولانا محبّ الدین نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا، اس کے بعد مفتی محمد راشد مدنی نے مفصل خطاب فرمایا۔

جناب عمار ناصر اور ان کے ہم آواز دانشوروں کی خدمت میں

مولانا عبدالرؤف فاروقی

مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی متفقہ قرارداد قومی اسمبلی سے ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو منظور ہوئی۔ اس کے نتیجہ میں آئینی ترمیم کے ذریعہ آئین پاکستان میں ان کی حیثیت متعین کردی گئی۔ ۲۶/اپریل ۱۹۸۴ء کو امتناع قادیانیت آرڈیننس منظور ہوا، اب یہ قانون ہے۔ مرزائیوں نے اس کے خلاف اعلیٰ عدالتوں سے رجوع کیا، دلائل دیئے، انہیں اپنا موقف اور دلائل پیش کرنے کا پورا موقع فراہم کیا گیا، لیکن وہ اپنا موقف ثابت کرنے اور عدالتوں کو مطمئن کرنے میں ناکام رہے۔ اس قانون کے مطابق انہیں اسلامی اصطلاحات اور شعائر کو استعمال اور اختیار کرنے سے روک دیا گیا۔ جزوی طور پر اس قانون پر عمل ہوتا رہا۔ حالانکہ پوری طرح عمل پہلے دن سے ہونا چاہئے تھا۔ حال ہی میں جناب ڈاکٹر عمار ناصر کی طرف سے آواز بلند ہوئی کہ اگر وہ اس قانون کی خلاف ورزی اپنی چاردیواری میں کرتے ہیں تو اسے قابل دست اندازی پولیس قرار دے کر انہیں روکنا اور ان پر مقدمات قائم کرنا ان کے بنیادی انسانی حقوق اور شخصی آزادی کے خلاف ہے۔ اور ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ پھر اس آواز کی تائید میں بھی کچھ آوازیں بلند ہوئیں۔ فضاء میں ارتعاش ہے اور مذہبی حلقوں میں متضاد آراء کا اظہار کیا جارہا ہے۔ میرا منصب اور علمی مقام یہ ہرگز نہیں کہ فقہی و قانونی پہلوؤں پر تجزیہ پیش کروں۔ ایک دو سوال اور ایک تجویز پیش کرنے کی جسارت کررہا ہوں:

۱...... کیا ملکی قوانین کی خلاف ورزی، چاردیواری کے اندر اور اپنے گھر میں اس طرح کرنا کہ باہر کسی کو اس کی خبر نہ ہو۔ صرف اس قانون امتناع قادیانیت سے متعلق ہوگا جس کے سلسلہ میں یہ متجدد دانشور اور انسانی ہمدردی کے نام پر ہر طرح کے طبقوں میں قابل قبول اور معتبر قرار مانے جانے کی مرض میں مبتلا حضرات آواز بلند فرمارہے ہیں یا تمام ملکی قوانین کے لئے یہی فارمولہ ہوگا کہ اگر کوئی شخص، گروہ یا طبقہ بند کمرے میں، چاردیواری کے اندر اپنے گھر میں منشیات فروشی جعلی کرنسی کا کاروبار شراب نوشی، زناکاری اور ناچ گانے رقص و سرور کی محفل کا اس طرح رازداری کے ساتھ اہتمام کرے کہ باہر گلی میں حتیٰ کہ پڑوسیوں تک اس کی آواز نہ جائے اور کسی کے آرام میں کوئی خلل واقع نہ ہوتا ہو تو کیا انہیں بھی اس کا حق ہوگا اور یہ ان کے بنیادی انسانی حقوق اور شخصی آزادی کے زمرے میں آئے گا؟

۲...... اس قانون کو بنے اب چالیس سال ہونے کو ہیں، اب آکر مرزائیوں نے خود عدالتوں

سے ایک دفعہ پھر رجوع کرنے اس قانون کو شخصی آزادی اور بنیادی انسانی حقوق کے خلاف ہونے کا رونا رو کر اس کو ختم کرنے کی آواز بلند کرنے کی ضرورت محسوس کی ہے یا ہمارے ان متجدد دانشوروں کو ان سے ہمدردی کا درد از خود محسوس ہوا ہے، یا پھر مرزائیوں نے ان حضرات کو ہر آئین شکن گروہ کا ہمدرد اور سہولت کار سمجھتے ہوئے ان سے رابطہ کیا ہے اور کسی قیمت پر انہیں آمادہ کیا ہے کہ یہ آواز بلند کی جائے اور اس کے لئے سوشل میڈیا پر پتھر پھینک کر پرسکون فضاء میں ارتعاش پیدا کرنے کی حکمت عملی طے ہوئی ہے؟ میری تجویز یہ ہے کہ اگر واقعی ان حضرات کو مرزائیوں سے ہمدردی ہے تو اس طرح مذہبی فضاء کو گدلا کرنے کی بجائے انہیں مشورہ دیں کہ:

ا...... آئین پاکستان میں دی گئی اپنی حیثیت کو تسلیم کریں اور آئین سے بغاوت کا ارتکاب چھوڑ دیں۔

۲...... باہم مشاورت سے اپنے مذہب کا کوئی نام تجویز کریں اور اس کی اصطلاحات کا خاکہ تیار کریں۔

جس طرح مصور پاکستان ڈاکٹر علامہ محمد اقبال نے متحدہ ہندوستان کے دور میں اس کا مطالبہ کیا تھا اور پنڈت جواہر لال نہرو کے ساتھ ان کی خط وکتابت اس کی شاہد ہے۔ اس طرح اپنی مذہبی رسومات کے لئے ایام اور ان کے لئے عنوان۔ اسلام اور مسلمانوں کی عبادات اور ایام سے مختلف ہوں گے تو کوئی ان میں نہ مداخلت کرے گا نہ رکاوٹ ڈالے گا۔ جس طرح آئین میں باقی اقلیتوں ہندو، سکھ، بدھ مت، عیسائی، پارسی وغیرہ کے لئے ان کی مذہبی آزادیوں کو تحفظ دیا گیا ہے۔ مرزائیوں کو بھی تحفظ حاصل ہوگا اور اس طرح کی تمام تکلیفوں کا ازالہ ہو جائے گا۔ امید ہے ان سوالات اور اس تجویز پر ملک، قوم اور فرقہ وارانہ رواداری کے وسیع تر مفاد میں غور کیا جائے گا۔

ختم نبوت کورس جام پور

۱۲رجون تا ۲۴ جون ۲۰۲۳ء جامع مسجد سلیمان جام پور میں ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ جس میں مولانا محمد ابوبکر عبداللہ، مولانا محمد اقبال مبلغ راجن پور، مولانا محمد عامر، مولانا عبدالقدوس مبشر، مولانا محمد نعیم، مولانا محمد اقبال امیر مجلس جام پور، مولانا محمد بلال، مولانا محمد عمران، مولانا عبدالرشید نے اسباق پڑھائے، جب کہ مولانا محمد وسیم اسلم مبلغ ملتان نے بذریعہ ملٹی میڈیا پروجیکٹر قادیانی مصنوعات کے بائیکاٹ پر لیکچر دیا۔ اختتامی سبق مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان نے پڑھایا اور اسناد تقسیم کیں۔

نیز ۲۳ جون صبح دس بجے مدرسہ جامعہ ابی بکر جام پور میں طلباء واساتذہ کے مابین عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وضرورت پر مولانا محمد وسیم اسلم کا بذریعہ ملٹی میڈیا پروجیکٹر بھی لیکچر ہوا۔

گوادر میں تحفظ ختم نبوت کی سرگرمیاں

مولانا محمد قاسم رفیع

گوادر تین اطراف سے سمندر میں گھرا ہوا صوبہ بلوچستان کا زرخیز علاقہ ہے۔ رقبہ اور آبادی دونوں کے اعتبار سے چھوٹا ہونے کے باوجود کراچی کے بعد دوسری بندرگاہ رکھنے کا اعزاز پانے کی وجہ سے یہ شہر دنیا کی نگاہوں اور توجہ کا مرکز بن چکا ہے۔ کچھ سال پہلے قادیانی جماعت نے یہاں جگہ خرید کر اپنا کفر کا اڈا بنانے کی کوشش کی تھی، مگر گوادر کے غیور مسلمانوں نے ان کے ناپاک عزائم کو ناکام بنادیا اور قادیانیوں کا خواب چکنا چور ہوا۔ اس صورت حال میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے وہاں کے مسلمانوں کی خواہش پر ختم نبوت کا مرکز بنانے کی ضرورت محسوس کی اور اس کے لئے جگہ بھی خرید لی گئی، مگر ابھی تک اس کی تعمیر کا مرحلہ شروع نہیں ہوا تھا۔ رمضان ۱۴۴۴ھ کا مہینہ گزرتے ہی عید کی تعطیلات کے بعد گوادر میں ختم نبوت کورس، سالانہ کانفرنس اور مرکز کی تعمیر کے افتتاح کا ارادہ کیا گیا۔

چنانچہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مکران کے نگران مولانا احمد شاہ بلوچ کے مطابق ۲۲؍اپریل ۲۰۲۳ء کو اجلاس بلوایا گیا، جس کی صدارت امیرِ جمعیت علمائے اسلام گوادر حضرت مولانا عبدالحمید انقلابی نے فرمائی۔ اجلاس میں کورس و کانفرنس کی تیاری، تشہیر، دعوت ناموں کی تقسیم، اشتہارات کی ترسیل اور ائمہ مساجد وعلمائے کرام، سیاسی و مذہبی جماعتوں کے راہ نماؤں، اسکولوں کالجوں اور مدرسوں کے اساتذہ وذمہ داران، تاجر برادری، وکیلوں، دکانداروں، بینک منیجروں، غرض کہ تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد سے ملاقاتوں کی ترتیب قائم کی گئی۔ مولانا احمد شاہ بلوچ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوادر کے امیر مفتی عبداللطیف مدظلہ کی نگرانی میں مولانا شاہ جان، مولانا ارشد، مولانا تنویر، مولانا سلمان،، مولانا زاہد علی، مفتی تیمور، مفتی ایوب، مولانا راشد، مفتی یاسین، مولانا مجیب، مولانا امان، محمد ایوب، بھائی عبدالرحمٰن، عبدالماجد، اور شاہد بھائی پر مشتمل مختلف وفود نے گوادر اور اس کے اطراف میں واقع علاقوں پیشکان، جیونی، سُر بندر، پسنی، اور تربت تک جاکر دعوتی مہم چلائی۔

کراچی سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا پہلا وفد مولانا عبدالحئ مطمئن، سید انوار الحسن، محمد فاروق تگالہ اور راقم پر مشتمل یکم مئی ۲۰۲۳ء کو گوادر پہنچا۔ سید انوار الحسن اور محمد فاروق تگالہ مرکز کی تعمیر کے سلسلے میں ضروری انتظامات میں مشغول ہوگئے، جب کہ مولانا عبدالحئ مطمئن اور راقم نے ۲ اور ۳؍مئی بروز منگل و بدھ

مختلف مساجد میں نمازوں کے بعد کورس و کانفرنس کے اعلانات کیے اور عوام کو ان میں شرکت کی ترغیب دی۔

۴؍مئی بروز جمعرات جامعہ مطلع العلوم نیا آباد میں صبح ۹ بجے کورس کا آغاز ہوا، راقم نے حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے عنوان پر سوا گھنٹہ گفتگو کی۔ اس کے بعد مولانا عبدالحیٔ مطمئن نے عقیدہ ختم نبوت قرآن و حدیث کی روشنی میں تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ درس دیا۔ ظہر کے بعد مفتی زاہد حسین تربت نے ذکری فتنہ اور فتنہ قادیانیت کے عنوان پر بیان فرمایا۔ مولانا عبدالحیٔ مطمئن نے ظہورِ امام مہدی کے موضوع پر سبق پڑھایا۔ اس وقت تک عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کا دوسرا وفد امیر مجلس کراچی مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد، مولانا عبدالغنی، مولانا محمد شعیب کمال، مولانا نصیب خان، بھائی سمیع الرحمٰن، حافظ شفیق اور بھائی رفیق پر مشتمل گوادر پہنچ چکا تھا۔ مولانا قاضی احسان احمد نے اپنے بیان میں کورس میں شریک علمائے کرام کو ختم نبوت کے کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی ترغیب دی اور حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ مدظلہ نے شرکائے مجلس سے خصوصی بیان کیا و اختتامی دعا کرائی۔

۵؍مئی بروز جمعہ صبح دس بجے گوادر کے علاقے نیو ٹاؤن میں مجلس کے دفتر و مسجد کی تعمیرات کا آغاز کرنے کے لیے ایک مختصر، سادہ اور پُروقار دعائیہ تقریب منعقد ہوئی۔ مولانا عبدالغنی نے موقع کی مناسبت سے سورۃ التوبۃ کی آیات ۱۰۸، ۱۰۹ کی تلاوت فرمائی، جن میں اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کی بنیاد پر مسجد کی تعمیر کرنے والوں کی تعریف فرمائی ہے۔ بعدازاں مولانا قاضی احسان احمد مدظلہ نے مختصر گفتگو میں جگہ خریدنے سے لے کر تعمیر کے آغاز تک تعاون کرنے والوں کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد مہمان خصوصی حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ دامت برکاتہم نے مختصر خطاب فرمایا، ساتھیوں کی حوصلہ افزائی پر مشتمل کلمات کہے، اس کے بعد نعرہ تکبیر کی گونج میں آپ نے اپنے ہاتھوں سے پہلی اینٹ نصب فرما کر ختم نبوت مرکز کی تعمیر کا افتتاح فرمایا، پھر قاضی صاحب نے دوسری اینٹ رکھی، اس کے بعد دیگر احباب کو بھی ایک ایک اینٹ رکھنے کا موقع ملا، حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ نے دعا کروائی اور مجلس اختتام پذیر ہوئی۔

تمام علمائے کرام نے شہر کی مختلف مساجد میں جمعہ کے اجتماعات سے عقیدہ ختم نبوت کے عنوان پر خطابات کیے اور شام کو ہونے والی کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی، خطبات جمعہ کی رپورٹ درج ذیل ہے:

(۱) حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ مدظلہ: الباسط مسجد، (۲) حضرت مولانا قاضی احسان احمد مدظلہ: مکی مسجد (تبلیغی مرکز)، (۳) مولانا عبدالحیٔ مطمئن: جامعہ اسلامیہ قاسم العلوم، (۴) مولانا عبدالغنی: باب الاسلام مسجد، (۵) مولانا شعیب کمال: عالیہ مسجد، (۶) مولانا احمد شاہ بلوچ: مسجد عمر بن خطابؓ، (۷) مولانا نصیب اللہ: مسجد سیدہ بی بی آمنہؓ، (۸) مفتی یاسین: فیضی مسجد، (۹) راقم الحروف: مرکزی جامع مسجد بلال۔

اسی روز بعد نماز عصر شہر کی مرکزی جامع مسجد بلال میں امام مسجد حضرت مولانا عبدالہادی کی میزبانی میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا آغاز ہوا، جس کی صدارت امیر جمعیت علمائے اسلام گوادر حضرت مولانا عبدالحمید انقلابی فرمارہے تھے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مولانا امید باقری نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ ان کے بعد مفتی رحمت اللہ عباسی مدیر جامعہ خالد بن ولید پسنی نے خطاب کیا۔ مولانا عبدالحئی مطمئن نے اپنے بیان میں حاضرین سے فتنہ قادیانیت سے بچنے کے لئے علمائے کرام کے ساتھ جڑے رہنے کا عہد لیا۔ مغرب کی نماز کے بعد دوسری نشست میں تلاوت کے بعد ناصر سلیمان نے نعت پڑھی، پھر حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ مدظلہ نے گھنٹہ بھر تفصیلی خطاب فرمایا۔ آپ کے بعد مفتی عارف ارجمندی نے مختصر گفتگو فرمائی۔ عشا کی نماز کے بعد مولانا محمد شعیب کمال اور مولانا احمد شاہ بلوچ نے مختصر بیانات کئے، پھر حضرت مولانا قاضی احسان احمد نے کانفرنس سے آخری خطاب فرمایا اور آپ کی دعا سے یہ کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

بدین، تھرپاکر میں ختم نبوت ملٹی میڈیا پروجیکٹر کورسز

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۳؍جون تا ۲۰ جون ۲۰۲۳ء ۸ مختلف مقامات پر تحفظ ختم نبوت کے عنوان پر ملٹی میڈیا پروجیکٹر کے ذریعے تربیتی کورسز منعقد کئے گئے۔ کورسز کے تمام اسباق مولانا محمد حنیف سیال مبلغ عالمی مجلس بدین، تھرپارکر نے پڑھائے۔ کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔

۳؍جون صبح دس بجے مدرسہ انوارالعلوم قاسمیہ گوٹھ محمد زبیر اوٹھو نزد پیرولاشاری بدین میں بکاوش مولانا محمد سٹھیار کورس ہوا۔ ۵؍جون بعد ظہر مدرسہ عبداللہ بن مسعودؓ کھڈھرو تحصیل ٹنڈو باگو بدین زیرنگرانی مولانا حبیب الرحمٰن جمالی کورس منعقد ہوا۔ ۶؍جون بعد مغرب غفارنگر ہنگریو ضلع بدین زیرپرستی حاجی محمد حنیف آرائی، زیرنگرانی مولانا ظفرالحق احمدانی کورس منعقد ہوا۔ ۹؍جون بعد عشاء جامع مسجد مٹھراؤ دل تھرپاکر زیرسرپرستی ماسٹر محمد ابراہیم دل، زیرنگرانی قاری مولانا بخش دل کورس منعقد ہوا۔ ۱۱؍جون بعد عشاء جامع مسجد کھاکھڈھار بجیر اسلام کوٹ تھرپارکر زیرنگرانی قاری امام الدین بجیر کورس منعقد ہوا۔ ۱۸؍جون بعد عشاء مدرسہ دارالقرآن قاسمیہ ڈیہلوسٹی تھرپارکر زیرسرپرستی ماسٹر عبدالرزاق نہڑی، زیرنگرانی مولانا قربان علی چھچھر کورس منعقد ہوا۔ ۲۰؍جون بعد ظہر گوٹھ محمد لقمان سھتو تحصیل ٹنڈو غلام حیدر ضلع ٹنڈو محمد خان زیرنگرانی پیرطریقت سید خلیل احمد شاہ کورس منعقد ہوا۔ ۲۰؍جون بعد مغرب گوٹھ نواز کی اوطاق نزد انصاری شوگرمل تحصیل ٹنڈو غلام حیدر ضلع ٹنڈو محمد خان زیرپرستی پیرطریقت مولانا سید خلیل احمد شاہ منعقد ہوا۔

ضلع نارووال اور سیالکوٹ کی تحصیلوں میں ختم نبوت کانفرنسیں

علامہ اویس احمد فاروقی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہ نما حضرت مولانا اللہ وسایا نے تحصیل سطح کی کانفرنسوں کے لئے ضلع نارووال اور سیالکوٹ کا دورہ کیا، مولانا فقیر اللہ اختر مبلغ سیالکوٹ اور مولانا شرافت علی مبلغ نارووال نے اپنے اپنے علاقوں میں مختلف پروگرامز ترتیب دیئے، اجمالی رپورٹ ملاحظہ فرمائیں:

۱۶ جون ۲۰۲۳ء خطبہ جمعہ جامع مسجد سیدنا صدیق اکبرؓ نکھترہ میں حضرت مولانا اللہ وسایا، جامع مسجد یاسین دھم تھل میں مولانا فقیر اللہ اختر کے خطبات جمعہ۔ بعد از مغرب ختم نبوت کانفرنس مرکزی جامع مسجد مولانا عبدالحقؒ ظفروال میں زیر صدارت مولانا مفتی شکیل احمد، بیانات: مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا شرافت علی، مولانا اللہ وسایا۔......۱۷ جون بعد از ظہر: جامع مسجد برکت کلہ شکرگڑھ بیان مولانا اللہ وسایا۔ بعد از مغرب: ختم نبوت کانفرنس دارالعلوم رشیدیہ شکرگڑھ زیر صدارت مولانا قاری محمد رمضان، حمد ونعت مولانا حسن افضال، بیانات حافظ عامر رشید، مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا شرافت علی، مولانا اللہ وسایا۔......۱۸ جون صبح دس بجے دن ختم نبوت کنونشن جامع مسجد اُم عبدالعزیز نارووال بیان مولانا اللہ وسایا۔ بعد از ظہر ختم نبوت کنونشن جامع مسجد شاہ فیصل چونڈہ، زیر صدرات مولانا قاری محمد انور انصر، بیانات مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا شرافت علی، مولانا بشیر احمد قاسمی، مولانا مفتی محمد طیب زاہد اعوان، مولانا اللہ وسایا۔ بعد از مغرب ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد عمر فاروقؓ پسرور زیر صدارت مولانا محمد نعمان پسروری، حمد ونعت مولانا محمد قاسم گجر، بیانات: مولانا مفتی کفایت اللہ شاکر، مولانا حامد چشتی، مولانا سجاد احمد، مولانا مفتی محمد طیب زاہد اعوان، مولانا محمد قاسم اعوان، مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا شرافت علی، مولانا اللہ وسایا۔......۱۹ جون ختم نبوت کنونشن جامع مسجد صدیق اکبرؓ سوہدرکی: بیانات مولانا مفتی محمد نعمان پسروری، مولانا اللہ وسایا۔ بعد از ظہر ختم نبوت کانفرنس دارالعلوم مدنیہ ڈسکہ سیالکوٹ زیر صدارت مولانا محمد افضل شاکر، حمد ونعت مولانا سید عزیز الرحمٰن شاہ، بیانات، مولانا غلام مرتضی، مولانا حافظ محمد اسحاق، مولانا محمد ارشد خان، مولانا محمد طیب خان، زادہ مولانا محمد ایوب خان ثاقب، مولانا سید حفظ الرحمٰن عدیم، مولانا اللہ وسایا۔ بعد از مغرب: جامع مسجد عثمانیہ محلّہ رسول پورہ سمبڑیال زیر صدارت مولانا محمد یونس، حمد ونعت حافظ محمد شہباز، محمد مبین انجم، بیانات راقم الحروف، مولانا مفتی محمد داؤد نفیس، مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا حافظ محمد عمیر فاروقی، مولانا محمد ایوب ثاقب اور مولانا اللہ وسایا۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس نواب شاہ

قاری عبداللہ فیض

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع نواب شاہ کے زیر اہتمام بروز جمعہ ۱۱ جون ۲۰۲۳ء پریس کلب روڈ نواب شاہ میں ایک عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا، کانفرنس کی صدارت حضرت مولانا صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد نے کی جبکہ حضرت مولانا محمد سلیم شیخ الحدیث جامعہ دارالعلوم الحسینیہ شہداد پور نے خصوصی شرکت فرمائی۔ کانفرنس کے جملہ امور کی نگرانی مولانا تجمل حسین مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ نے ادا کی جبکہ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض راقم نے ادا کئے۔

مولانا فاروق احمد سمیجو مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع خیر پور، مولانا ثناء اللہ مگسی، مولانا عبدالعلیم کنڈیارو، مولانا محمود الحسن ٹھری میرواہ، مولانا احمد حسین جمالی نواب شاہ، مولانا محمد عثمان خطیب نمرہ مسجد، مولانا ابرار شریف حیدرآباد نے بیان کیا۔ قاری نعیم اللہ حبیب کراچی نے تلاوتِ قرآن کریم سے مجمع کو تازہ کیا، حافظ کلیم اللہ پھلپوٹو نے نعتیں پیش کیں۔ مولانا محمد عیسیٰ سموں ٹنڈو باگو نے بیان کیا، سندھ کے معروف ثناءخواں الحاج امداد اللہ پھلپوٹو نے نعتیں اور نظمیں پیش کیں، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا محمد حسین ناصر سکھر، مولانا قاضی احمد نورانی صدیقی راہ نما جمعیت علماء پاکستان کراچی نے بیانات کئے، حافظ عبداللہ عبدالقادر کراچی نے حمد، نعت اور نظمیں پیش کیں، حضرت مولانا ممتاز حسین سہتو نائب امیر جماعت اسلامی پاکستان سندھ نے بیان کیا، مجاہد ختم نبوت جناب منظور احمد میؤ راجپوت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قانونی مشیر، سینئر وکیل سندھ ہائی کورٹ نے تعزیراتِ پاکستان پر بیان کیا، اس کے بعد حضرت مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی درگاہ بیر شریف نے قاری شکیل احمد کو ایجاب وقبول کرایا اور خطبہ نکاح پڑھا، حضرت مولانا اللہ وسایا مرکزی راہ نماء عالمی مجلس پاکستان نے بیان کیا، آخر میں مولانا حافظ حمد اللہ راہ نما جمعیت علماء اسلام نے بیان کیا اور اختتامی دعا کرائی۔ کانفرنس رات گئے تک جاری رہی۔

کانفرنس میں سانگھڑ، نوشہرو فیروز، دوڑ، باندھی، شہداد پور، دریا خان مری، سکرنڈ و دیگر علاقوں اور نواب شاہ شہر کے مسلمانوں نے بھرپور شرکت کی۔

کانفرنس میں مندرجہ ذیل قراردادیں پیش کی گئیں

☆...... آج کا یہ عظیم الشان فقید المثال اجتماع قرارداد پیش کرتا ہے کہ ہم سب کو اپنے ملک سے محبت کے

عہد کی تجدید کرنا ہوگی، اس لئے کہ ملک ہے تو ہم سب ہیں، اگر خدانخواستہ ملک غیر مستحکم ہوا یا اسے کچھ ہوگیا تو محفوظ کوئی بھی نہیں رہے گا۔

☆...... یہ ملک پاکستان اسلام کے نام پر بنا ہے اور اسلام کے نام ہی سے اس کی بقا ہے، لہٰذا قیامِ پاکستان کی منزل نفاذِ اسلام کی راہ میں کوئی رکاوٹ نہیں ہونی چاہیے اور اسلام کا نظام نافذ کرنا چاہئے۔ خصوصاً عقیدہ ختم نبوت، جس کے تحفظ کرنے کا پاکستان کو سرکاری سطح پر اعزاز حاصل ہے۔ اس عقیدے کی سلامتی اور اس کے خلاف محرکات مثلاً قادیانی فتنے کے خلاف جدوجہد جاری رہنی چاہئے۔

☆...... پاکستان اسلامی ملک ہے اور اسلامی ملک کے سرکاری و ریاستی عہدوں اور کلیدی مناصب پر مسلمان ہی فائز ہو سکتے ہیں، لہٰذا قادیانیوں کا داخلہ تمام کلیدی عہدوں پر بند کیا جائے اور جس عہدے پر جو قادیانی فائز ہے، اسے اس سے برطرف کیا جائے۔

☆...... تمام سیاسی جماعتوں کو چاہئے کہ اپنی ترجیحات اور پالیسیاں اسلام اور پاکستان کو مقدم رکھ کر طے کریں اور قادیانی نواز افراد سے اپنی صف بندی جدا کریں۔ یاد رکھیں کہ ہمارے ملک پاکستان کے مصورو خالق شاعر مشرق ڈاکٹر علامہ اقبال مرحوم نے کہا تھا کہ: ''قادیانی ملک اور ملت کے غدار ہیں''

☆...... جھوٹے مدعی مہدویت وگوہر شاہی کی تنظیم انجمن سرفروشانِ اسلام پر پابندی ہے، اس کے خلاف قانونی سرگرمیوں پر قدغن لگائی جائے۔

☆...... ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ تمام مسلمان قادیانی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کریں، کیونکہ قادیانی اپنے مال کا ایک معتدبہ حصہ مسلمانوں کو مرتد بنانے پر صرف کرتے ہیں، لہٰذا عاشقان مصطفیٰ ﷺ کی ذمہ داری بنتی ہے کہ محبت نبوی ﷺ کا ثبوت دیتے ہوئے منکرین ختم نبوت کا مکمل معاشی مقاطعہ کریں۔

☆...... قادیانی جہاد کے منکر ہیں، لہٰذا انہیں فوج کے عہدوں پر نہ رکھا جائے۔

☆...... قادیانی آئین پاکستان کو تسلیم کرنے سے انکاری ہیں، حکومت انہیں آئین کا پابند بنائے۔

☆...... قادیانی شعائر اسلام کا استعمال نہیں کر سکتے، ہم حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ قادیانیوں کو امتناع قادیانیت آرڈیننس پر عمل درآمد کرنے کا پابند بنایا جائے۔

☆...... آخر میں ہم قادیانیوں کو بھی یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ وہ آج بھی اگر مرزا غلام احمد قادیانی ملعون کی جھوٹی نبوت کا طوق اتار کر دامن محمدی ﷺ سے وابستہ ہو جائیں تو ہم انہیں اپنے بھائیوں کی طرح سینے سے لگانے کو تیار ہیں۔ ہم قادیانیوں کو دعوتِ اسلام دیتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی بدبخت پر تین حرف بھیج کر خاتم النّبیین آنحضرت ﷺ کی رحمت کے سائے میں آجائیں۔

☆...... ریاست پاکستان کے ادارے، پارلیمان اور افواج وطن عزیز کے حساس ادارے ہیں، پوری قوم ان کے ساتھ کھڑی ہے اور انہیں نقصان پہنچانے خصوصاً شہدائے پاکستان کی یادگاروں کی توہین کرنے کی سخت مذمت کرتی ہے اور اس میں ملوث ملزمان کو کیفر کردار تک پہنچانے کا مطالبہ کرتی ہے۔

کانفرنس کے شرکاء کے لئے طعام کا بندوبست جامع مسجد الفلاح میں کیا گیا تھا جہاں بھائی عبدالرؤف قریشی، قاری علی اصغر، ڈاکٹر علی گوہر بھٹی، بھائی معاویہ، بھائی شبیر احمد، بھائی محمد بلال اور دیگر ساتھیوں نے بھرپور خدمت کی۔اور خطباء کرام اور علماء کرام کی رہائش وطعام دفتر مرکز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ میں انتظام تھا جہاں قاری نیاز احمد خاصخیلی، بھائی عدیل احمد و دیگر ساتھیوں نے بھرپور خدمت کی۔

کانفرنس کی تیاری کے لئے شہر بھر میں متعدد مقامات پر کیمپ لگائے گئے جہاں نمازِ عصر سے رات ۱۱ بجے تک ساتھی اعلانات کرتے رہے، جمعۃ المبارک کے اجتماعات میں اعلانات کئے گئے، متعدد علاقوں میں کانفرنسیں، علماء کے اجلاسات، تربیتی پروگرامات و بھرپور ملاقاتیں ہوئیں، علاقوں میں کافی محنت ہوئی، کانفرنس سے ایک دن قبل شہر بھر میں اعلانات کئے گئے۔ریلی بھی نکالی گئی۔عالمی مجلس نواب شاہ کے مقامی ذمہ داران اور کارکنان نے بھرپور محنت کی۔

سویڈن میں قرآن کریم کی بے حرمتی کے خلاف ملک بھر میں احتجاجی مظاہرے

سویڈن میں قرآن پاک کی بے حرمتی کے خلاف ۷ جولائی ۲۰۲۳ء بروز جمعۃ المبارک کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے زیراہتمام ملک بھر میں ’’تقدیس قرآن کریم‘‘ کے عنوان سے ریلیاں نکالی گئیں۔

کراچی، حیدرآباد، نواب شاہ، سکھر، رحیم یار خان، بہاول پور، ملتان، بھکر، میانوالی، خوشاب، سرگودھا، گوجرانوالہ، حافظ آباد، لاہور، سیالکوٹ، شیخوپورہ، پشاور اور خیبر پختون خواہ کے دیگر اضلاع سمیت ملک بھر میں احتجاجی مظاہرے کئے گئے۔مظاہرین کا کہنا تھا کہ سویڈن میں قرآن پاک کی توہین ڈیڑھ ارب مسلمانوں کے احساسات پر حملہ اور بدترین دہشت گردی ہے۔آزادی اظہار رائے کی آڑ میں توہین قرآن کی اجازت نہیں دی جاسکتی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اس قبیح فعل کی بھرپور انداز میں مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کرتی ہے کہ پاکستان سمیت تمام مسلم ریاستیں سویڈن سے اپنے اقتصادی تعلقات کی روک تھام کے لئے فوری طور پر اقدامات کریں۔سفارت خانوں سے سویڈن سفیروں کو فی الفور نکالا جائے۔پاکستانی حکمرانوں کو چاہئے کہ اسلام کے مقدسات کے تحفظ کے لئے اسمبلی فلور سے قرارداد منظور کرانے کے بعد عالمی سطح پر تحفظ ناموس رسالت ﷺ اور قرآن پاک کے تقدس کے لئے قانون سازی کرائیں۔

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے ...... تبصرہ نگار: مولانا اللہ وسایا

نام کتاب: اوجز السیر (عربی) مختصر سیرت رسول (اردو): مصنف: الشیخ ابوالحسین احمد بن فارس القزوینی: مترجم: مولانا عبدالرحیم پشاوری: صفحات: ۵۳: قیمت: درج نہیں: ملنے کا پتہ: شاہ ولی اللہ اکیڈمی چوک زرباب کالونی پشاور: رابطہ نمبر: 0321-9070548!

الشیخ ابوالحسین احمد بن فارس القزوینی (۳۲۹ھ-۳۹۵ھ) قزوین ایران کے رہنے والے چوتھی صدی ہجری کے بزرگ تھے۔ آپ نے اوجز السیر کے نام سے ۸ صفحات پر مشتمل ایک مختصر عربی زبان میں مقالہ تحریر کیا۔ جس کا دس صدی بعد مولانا عبدالرحیم عربی مدرس گورنمنٹ ہائی سکول ماشوخیل پشاور نے اردو میں ترجمہ کیا۔ پہلے ترجمہ پھر مکمل عربی جدید کمپوزنگ اعراب کے ساتھ اور آخر پر اس رسالہ کے قلمی نسخہ کا ایک ساتھ دیدہ زیب عکس شائع کیا۔ جس میں آپ ﷺ کی پیدائش مبارک سے لے کر وصال شریف کے تمام احوال مختصر انداز میں دریا بکوزہ بند کا مصداق ہے۔ مترجم نے ایک علمی دستاویز کو صدیوں بعد مارکیٹ میں لاکر مبارک اقدام کیا ہے۔

نام کتاب: تاریخ روغانی: مصنف: مولانا عبدالستار درویش: صفحات: ۲۸۸: قیمت: ۶۰۰ روپے: ملنے کا پتہ: مکتبہ عباسیہ تیمر گرہ ضلع دیر خیبر پختونخواہ مصنف نے ٹائٹل پر کتاب کا یہ تعارف دیا ہے:

''قوم روغانی کی تاریخ پر ایک نایاب تحقیقی و علمی ذخیرہ پٹھانوں کی اصلیت و نسلیت نیز قوم مشوانی کی تاریخ پر محققانہ نظر، بعض اولیاء کرام کا تذکرہ، سیریاں کے احکام و اقسام پر مشتمل کتاب''

مصنف جامعہ امداد العلوم پشاور کے فارغ التحصیل اور جامعہ دار النجاح مینئی صوابی خیبر پختون خواہ کے استاذ الحدیث ہیں، کتاب معلومات کا مجموعہ اور تحقیق کا نچوڑ ہے۔ جلد، طباعت، کاغذ بہت مناسب ہے۔ اہل ذوق کے لئے گراں قدر علمی دستاویز ہے۔

نام کتاب: وفیات و شخصیات: مؤلف: حضرت مولانا مفتی محمد رفیق بالاکوٹی: صفحات: پونے پانچ صد: قیمت درج نہیں: ملنے کا پتہ: مکتبہ الحسین کراچی: رابطہ نمبر: 0323-9906066!

حضرت مولانا مفتی محمد رفیق بالاکوٹی جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے فاضل متخصص اور اس وقت تخصص فی الفقہ کے مشرف اور دار الافتاء کے رکن رکین ہیں۔ چھوٹی بڑی مختلف عنوانات پر درجن

بھر کتابوں کے مصنف ہیں۔ آپ کے لکھنے کا انداز بھی فتویٰ نویسی والا ہے کہ کوئی بات بغیر حوالہ کے بیان نہیں کرتے اور مضمون میں جگہ جگہ اقتباسات سے اپنے مؤقف کو مدلل ومبرہن کرتے جاتے ہیں۔

مبالغہ کی بجائے اعتدال ان کی تحریر کی خوبی ہے۔ آپ نے فوت ہونے والے اکابر سے بعض شخصیات پر کسی عنوان سے ان کی زندگی میں قلم اٹھایا۔ آپ کے یہ علمی مقالے ماہنامہ بیّنات میں شائع ہوتے رہے۔ جنہیں آپ کے شاگرد رشید اور جامعہ کے فاضل مولانا سید زین العابدین نے جمع وترتیب قائم کرکے آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ ضرورت کے تحت حاشیہ میں حوالہ جات اور مضامین میں مفید اضافے کئے۔ پورے مضامین پر نظر ثانی فرمائی۔ بہت خوشی ہوئی کہ قبلہ حضرت مفتی صاحب کے یہ رشحات قلم یکجا ہوگئے۔ بہت ہی اطمینان کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ آپ نے اپنے ان اکتالیس مقالہ میں کوئی گوشہ تشنہ نہیں رہنے دیا۔ یہ کتاب ایک علمی تحفہ ہے۔ اہل علم کے مطالعہ کی متقاضی ہے۔

نام کتاب: علم اور اہل علم (فضائل ذمہ داریاں): مرتب: مولانا محمد شفیق الرحمٰن علوی: صفحات: پونے دوصد: قیمت: درج نہیں: ملنے کا پتہ: مکتبہ علوی کراچی: 0335-2102186!

نام سے مضمون واضح ہے، جدہ کے حافظ محمد طاہر وحافظ محمد بشیر نے چودہ ابواب قائم کرکے علم واہل علم کے حوالہ سے قرآن وحدیث شریف کے دلائل جمع کئے۔ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کے مدرس مولانا محمد شفیق الرحمٰن علوی نے اردو قالب میں ڈھالا، جناب انجینئر سید منظور احمد نے شائع کیا۔

دوروزہ تحفظ ختم نبوت کورسز لاہور

۱...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۲۹، ۳۰ مئی ۲۰۲۳ء کو جامع مسجد ابوذر غفاری محلّہ فضل پورہ کوٹ خواجہ سعید لاہور میں بعد نماز مغرب کورس منعقد ہوا۔ جس کی سرپرستی قاری محمد آصف ڈیروی اور نگرانی مولانا محمد سمیع اللہ نے کی۔ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی اور مولانا عبدالنعیم نے اسباق پڑھائے۔

۲...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۳، ۴ جون ۲۰۲۳ء کو جامع مسجد طارق حمید چائینہ اسکیم لاہور میں بعد نماز مغرب مولانا انور عباسی کی زیرنگرانی کورس منعقد ہوا۔ جس میں مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا محبوب الحسن طاہر، مولانا عبدالنعیم، مولانا سمیع اللہ اور مولانا اخلاق احمد نے اسباق پڑھائے۔

۳...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۱۷، ۱۸ جون ۲۰۲۳ء کو جامع مسجد مہردین سلطان محمود روڈ داروغہ والا لاہور میں کورس منعقد ہوا۔ جس کی سرپرستی مولانا خالد محمود جبکہ نگرانی مولانا محمد سمیع اللہ نے کی۔ مولانا عبدالنعیم اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے اسباق ہوئے۔

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ!

سہ ماہی اجلاس مبلغین حضرات ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین کا سہ ماہی اجلاس ۹؍جولائی ۲۰۲۳ء بروز اتوار دفتر مرکزیہ حضوری باغ روڈ ملتان میں ہوا۔ اجلاس کی دو نشستیں منعقد ہوئیں۔ پہلی نشست صبح ۱۰؍بجے منعقد ہوئی جس کی صدارت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے، جب کہ بعد از ظہر دوسری نشست کی صدارت مولانا محمد اسحاق ساقی نے کی۔ تلاوت مولانا توصیف احمد اور گزشتہ اجلاس کی کارروائی کی خواندگی مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے کی۔ اجلاس میں رحیم یار خان، لاہور، کراچی، اسلام آباد، کوئٹہ، پشاور، سیالکوٹ، سکھر، بہاول نگر، بہاول پور، فیصل آباد، جھنگ، ملتان، خانیوال، وہاڑی، اوکاڑہ، قصور، شیخوپورہ، ننکانہ، سرگودھا، ڈیرہ غازی خان، مظفرگڑھ، ڈیرہ اسماعیل خان، چنیوٹ، خوشاب، میانوالی، بدین، لیہ، بھکر، راولپنڈی، نارووال، خیرپور میرس، ٹوبہ ٹیک سنگھ کے مبلغین حضرات نے شرکت کی۔

گزشتہ سہ ماہی کے مرحومین کے ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی اور دعائے مغفرت کی گئی۔ جن کے اسماء گرامی یہ ہیں: ’’مولانا ریاض احمد خان سواتی گوجرانوالہ، مولانا یار محمد عابد ہتھیجی احمد پور شرقیہ، مولانا محمد انور شاہ دیپالپور، مولانا محمد رفیق جلال پور پیروالا ملتان، مولانا محمد قاسم رحمٰن کلی ملتان، مولانا اظہر محمود پہاڑ پور ڈیرہ اسماعیل خان، چوہدری محمد اسلم ٹوبہ ٹیک سنگھ، والد گرامی مولانا غلام فرید دلے والا بھکر، قاری عبید الرحمٰن کندیاں، قاری سردار احمد جہانیاں منڈی، والدہ محترمہ حافظ نذیر احمد چوہان میلسی، مولانا عبدالرحمٰن رینالہ خورد، چوہدری زاہد حسین اوکاڑہ، چوہدری شوکت محمود بہاول نگر، رانا غلام مصطفیٰ شجاع آباد، والد محترم مولانا عبدالسلام گلگتی، مولانا محمد قاسم عباسی کراچی، اہلیہ محترمہ حضرت مولانا سلیم اللہ خانؒ کراچی۔‘‘

لٹریچر سے متعلق ثانی صاحب نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ: (۱) عشق مصطفیٰ اور ہماری ذمہ داری، (۲) عقیدہ ختم نبوت اہمیت وفضیلت، (۳) آنکھیں کھولیں، (۴) فیصلہ آپ کیجئے، (۵) قادیانیت، نبوت محمدیہؐ کے خلاف بغاوت، (۶) قادیانیت پر غور کرنے کا سیدھا راستہ اور (۷) شعور ختم نبوت سوالاً جواباً بھی چھپ چکے ہیں۔ احباب اپنی اپنی ضرورت کے مطابق ساتھ لے جاسکتے ہوں تو ساتھ لے کر جائیں بصورت دیگر رحمانی صاحب کو نوٹ کرادیں۔ کوشش کرکے احباب اہتمام کے ساتھ خود تقسیم کریں۔

اسٹیکرز دس قسم کے چھپ چکے ہیں، ٹائلوں شیشوں اور ایسے مقامات پر لگائیں جہاں دیر تک رہیں۔ چنانچہ احباب میں تقسیم کر دیئے گئے۔ جو احباب ٹرینوں میں سفر کرتے ہیں وہ ٹرینوں میں خود لگائیں۔ آیت ختم نبوت کے چارٹ بھی احباب کو مطلوبہ تعداد میں پیک کر کے دے دیئے گئے اور انہیں کہا گیا کہ احتیاط کے ساتھ لے جائیں، ختم نبوت چارٹ کے فریم بنوا کر مساجد، مدارس اور دفاتر میں لگائے جائیں۔ مبلغین حضرات جماعتی رفقاء کو متوجہ کر کے بھی فریم بنوا سکتے ہیں۔ مولانا ثانی نے بتلایا ختم نبوت ڈائری اور کیلنڈر بھی چناب نگر کانفرنس تک چھپ کر آ جائیں گے۔ چناب نگر کانفرنس کے موقعہ پر مین اسٹال کے علاوہ بازار میں بھی چار پانچ اسٹال لگائے جائیں گے تا کہ زیادہ سے زیادہ ہاتھوں تک پہنچ سکیں۔

پرائیویٹ سکولز میں بیانات، مولانا محمد راشد مدنی نے تجویز پیش کی کہ پرائیویٹ سکولز کی یونین ہوتی ہے۔ یونین کے صدر سے ملاقات کر کے پرائیویٹ سکولز کے ٹیچرز میں بیانات کی ترتیب بنائی جائے اور پھر ان کی وساطت سے سکولوں میں احباب خود بیانات کریں۔ البتہ وہ سکول اور کالجز جن میں بڑی کلاسیں اور زیادہ اساتذہ ہیں، مرکز سے جانے والے حضرات کے بیانات کرائے جائیں۔ ملک بھر کے سکولز اور کالجز کے طلبہ کے لئے آئندہ سال چناب نگر، پنوں عاقل، کراچی، کوئٹہ، پشاور، اسلام آباد میں گرمیوں کی چھٹیوں میں آٹھ دس دن کے ریفریشر کورسز رکھے جائیں۔ ابھی سے ساتھی مشاورت مکمل کر کے آئندہ اجلاس میں رپورٹ پیش کریں۔ جہاں جہاں کانفرنسیں ہوتی ہیں اگر کانفرنسوں کی تیاری کے لئے سکولز اور کالجز کے طلبہ اور اساتذہ میں بیانات رکھے جائیں تو کانفرنس کی تیاری کے لئے بھی معاون ہوں گے اور انہیں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت بھی معلوم ہوگی۔ بڑی کانفرنسوں سے پہلے جہاں ممکن ہو سکے ریلیوں کا اہتمام کیا جائے۔ ۷؍ستمبر کو تو ضرور ریلی نکالی جائے تو اس دن کے تقدس کا بھی عوام الناس کو احساس ہوگا۔

آئندہ سہ ماہی میں زیر تجویز ختم نبوت کانفرنسیں

۲۳؍جولائی: کبیر والا	۲۶؍اگست: جہانیاں منڈی	۲۷؍اگست: میلسی
۲۸؍اگست: میاں چنوں	۳۱؍اگست: کوئٹہ	یکم تا ۵؍ستمبر: کراچی، حیدر آباد
۶؍ستمبر: لاہور	۷؍ستمبر: اسلام آباد، پشاور	۷؍ستمبر: فیصل آباد، حافظ آباد
۸؍ستمبر: نوشہرہ، ملک وال	۹؍ستمبر: کوہاٹ، ۱۰؍ستمبر: کرک	۱۶؍ستمبر: شیخوپورہ
۱۷، ۱۸؍ستمبر: بہاول پور	۱۹، ۲۰؍ستمبر: رحیم یار خان	۲۱؍ستمبر: جھنگ

۲۲ر ستمبر: شورکوٹ کینٹ	۲۲، ۲۳ر ستمبر: چنیوٹ، چناب نگر	۲۵ تا ۲۸ر ستمبر: بھاولنگر کی تحصیلیں
۲۷، ۲۸ر ستمبر: اسلام آباد	۲۹ر ستمبر: پنوعاقل سندھ	۵ر اکتوبر: سرگودھا بڑی کانفرنس
۷ر اکتوبر: بہاول پور	۸ر اکتوبر: کہروڑپکا	۹ر اکتوبر: شجاع آباد
۱۲ر اکتوبر ڈیرہ غازی خان میں بڑی کانفرنس اوراس سے پہلے تحصیلوں کی کانفرنسیں ہوں گی۔		

۷ر ستمبر کو پورے ملک میں ریلیوں کا اہتمام کیا جائے گا۔

آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر ۲۶، ۲۷ر اکتوبر کو حسب سابق منعقد ہوگی۔

یکم ر اکتوبر کو مجلس منتظمہ کا اور ۲ر اکتوبر کو مبلغین حضرات کا اجلاس ہوگا۔

مولانا عبدالرزاق مجاہد کو ہدایت کی گئی کہ آئندہ اجلاس میں اوکاڑہ، قصور کے تمام شہروں اور قصبات کی جماعتوں کے عہدہ داروں کی فہرست مکمل کر کے ساتھ لائیں۔

ہری پور ہزارہ میں ختم نبوت کی بہاریں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہری پور کے زیر اہتمام گزشتہ کئی سالوں سے سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوتی آ رہی ہے۔ کانفرنس کی تیاری کے سلسلے میں حضرت مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی سے ملاقات کر کے تفصیلی مشاورت کی گئی، ۴ر مارچ ۲۰۲۳ء کا وقت طے کیا گیا۔ ہر گلی کوچے میں صدا بلند کی گئی، مختلف علاقوں میں دروس ختم نبوت منعقد کئے گئے۔ مولانا نور محمد ہزاروی سرگودھا، مولانا عادل خورشید آزاد کشمیر اور مولانا محمد طیب اسلام آباد سے مختلف اوقات میں تشریف لائے اور ان کے دروس اور اجلاس منعقد کئے گئے۔ آل پارٹیز پریس کانفرنس کی گئی۔ کانفرنس سے ایک روز قبل ہری پور میں موٹر سائیکل ریلی بھی نکالی گئی۔ ایلمنٹری کالج گراؤنڈ ہری پور میں تاریخ ساز ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نے کی۔ کانفرنس سے شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی، مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا قاضی مشتاق احمد، مولانا امجد خان لاہور نے خطاب کیا۔ کانفرنس رات گئے تک جاری رہی۔ کثیر تعداد نے اس میں شرکت کی۔ (جناب الفت قریشی)

ختم نبوت کانفرنس کنڈیارو

۲۲ر مئی ۲۰۲۳ء جامع مسجد فاروق اعظم کنڈیارو میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں تلاوت قرآن کریم حافظ محمد شاہد ہنجرا، ہدیہ نعت حاجی امداد اللہ فلفوٹو، کلیم اللہ فلفوٹو، فرحان سومرو نے پیش کیا۔ مولانا عبدالعلیم گاگھرو، مولانا قاسم سومرو، مولانا خان محمد گیریو، مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی

پیرشریف، مولانا تجمل حسین مبلغ نواب شاہ، مولانا عبدالمجیب سومرو، مولانا قاضی احسان احمد کے بیانات ہوئے۔ کانفرنس میں کثیر تعداد عوام الناس نے شرکت کی۔

ختم نبوت کورس ضلع راجن پور

۱۸تا۲۹ مئی ۲۰۲۳ء جامع مسجد رحمت دوعالم، جامع مسجد نوری محمد پور دیوان میں ختم نبوت کورس منعقد ہوئے۔ جس میں افتتاحی اسباق مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے پڑھائے۔ مفتی اللہ وسایا، مولانا محمد اسحاق، مولانا محمد ابراہیم، مولانا خلیل الرحمٰن کے لیکچرز ہوئے۔ مولانا محمد وسیم اسلم مبلغ ملتان نے قادیانیوں کی مذہبی و قانونی حیثیت اور مصنوعات کے بائیکاٹ پر بذریعہ پروجیکٹر لیکچر دیا۔ یہ کورس ۲۲ دن تک جاری رہا۔ مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے اختتامی سبق پڑھایا اور اسناد تقسیم کیں۔

تین روزہ ختم نبوت کورس بہاول نگر

۲۲، ۲۳، ۲۴؍ مئی ۲۰۲۳ء مغرب سے عشاء تک جامع العلوم عیدگاہ بہاول نگر میں ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ کورس میں مختلف مساجد و مدارس کے طلبہ نے حصہ لیا۔ جس میں پہلے دن مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے عقیدہ ختم نبوت، حیات عیسیٰ و دیگر موضوعات پر لیکچر دیا۔ دوسرے دن امام مہدی کے ظہور کے بعد کی زندگی پر تفصیل سے بیان ہوئے اور سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ تیسرے روز شرکاء سے سبق سنا گیا اور انعام کے طور پر ’’قادیانیت عقل وانصاف کی نظر میں‘‘ کتاب دی گئی۔

مولانا مفتی محمد راشد مدنی کا چارروزہ دورہ راولپنڈی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا مفتی محمد راشد مدنی کا پہلا پروگرام ۴ جون ۲۰۲۳ء بعد نماز مغرب جامع مسجد ابوبکر صدیق نصیرآباد میں ہوا، پروگرام کے منتظم امام مسجد قاری عبدالوہاب تھے۔

۵ جون ۲۰۲۳ء کو دوسرا پروگرام دن ۱۱ بجے مدرسہ علوم شرعیہ بکری چوک میں طلباء کے مابین ہوا۔ تیسرا پروگرام ۳ بجے ادارہ علوم اسلامیہ اسلام آباد میں ہوا، مولانا محمد طیب ہمراہ تھے۔ چوتھا پروگرام ختم نبوت سیمینار بعد نماز مغرب جامع مسجد الرحمٰن نزد تھانہ بنی زیرصدارت شیخ الحدیث مولانا قاضی مشتاق احمد ہوا، تلاوت حافظ اسامہ، نعت پروانہ ختم نبوت بابا خورشید نے پڑھی، مولانا طارق مبلغ، نائب امیر مجلس مولانا آدم خان کے بیانات کے بعد مفتی محمد راشد مدنی کا تفصیلی بیان ختم نبوت اور ردعیسائیت پر ہوا۔

۶ جون بروز منگل پانچواں پروگرام صبح دس بجے مدرسہ تاج المعارف ڈھوک حسو میں جامعہ کے مدیر مولانا سعید الرحمٰن کی زیرصدارت ہوا، پروگرام کے منتظم مفتی غلام مرتضی ناصر تھے۔ چھٹا پروگرام ایک بجے

مرکزی جامع مسجد کچہری میں ہوا، پوری مسجد وکلاء سے بھری ہوئی تھی۔ مفتی صاحب نے آئین پاکستان کی روشنی میں وکلاء کی ختم نبوت کے حوالے سے ذہن سازی کی، پروگرام کے منتظم مولانا آفتاب احمد تھے۔ ساتواں پروگرام بعد نماز عصر الجعرانہ مسجد مصریال روڈ پر ہوا، پروگرام کے منتظم مولانا وقار تھے۔ آٹھواں پروگرام ختم نبوت کانفرنس بعد نماز مغرب جامع مسجد خلفاء الراشدین چاکرہ میں ہوئی۔ مولانا محمد طارق اور مفتی محمد راشد مدنی کے بیانات ہوئے۔

۷ جون بروز بدھ کونواں پروگرام ۱۱ بجے بار کونسل مری میں ہوا، اس پروگرام میں مفتی محمد راشد مدنی مولانا طیب مبلغ اسلام آباد، مولانا طارق مبلغ راولپنڈی، مولانا سیف اللہ سیفی امیر عالمی مجلس مری، مفتی خالد حسین عباسی اور مری بار کونسل کے وکلاء نے شرکت کی۔ دسواں پروگرام مرکزی جامع مسجد کیڈٹ کالج بھوربن میں ہوا اس میں سکول کالج کے طلباء نے شرکت کی۔ مولانا محمد طیب، مولانا سیف اللہ سیفی اور مفتی محمد راشد مدنی کے بیانات ہوئے۔ آخر میں طلباء سے سوالات پوچھے، جواب دینے والے طلباء کو انعامات دیئے۔ گیارہواں پروگرام ۴ بجے دارالعلوم مری میں ہوا، مولانا محمد طیب اور مفتی محمد راشد مدنی کے بیانات ہوئے۔ یہ سارے پروگرام مولانا محمد طارق مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم راولپنڈی کی زیر نگرانی ہوئے۔

مفتی محمد راشد مدنی مدظلہ کا دو روزہ دورہ آزاد کشمیر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہ نما مولانا مفتی محمد راشد مدنی کا ۸ جون ۲۰۲۳ء کو پہلا تحفظ ختم نبوت سیمینار حضرت مولانا قاضی غلام سرورؒ امیر اول عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مظفر آباد کے ادارے جامعہ خدیجۃ الکبریٰ للبنات دومیل سیداں نزد نڑول اسٹیڈیم میں تھا۔ صبح ساڑھے دس بجے جامعہ پہنچے جہاں ادارے کے مہتمم قاری محمد احمد سرور، مولانا محمد طیب سرور و دیگر اساتذہ کرام نے استقبال کیا۔ سیمینار میں جامعہ کی طالبات ومعلمات کے علاوہ محلّہ سے کثیر تعداد میں مستورات نے شرکت کی۔ مفتی صاحب کے بیان کے بعد کثیر تعداد میں طالبات نے ختم نبوت خط وکتابت کورس کے لئے درخواستیں جمع کروائیں۔ اس کے بعد مفتی صاحب نے دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کا دورہ کیا اور کام کا جائزہ لیا۔

دوسرا پروگرام دارالعلوم تعلیم القرآن باغ میں حضرت مولانا امین الحق فاروقی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کے ادارے میں بعد نماز مغرب تھا۔ جس میں خصوصی بیان مفتی محمود الحسن شاہ مسعودی سرپرست اعلیٰ آزاد کشمیر اور مفتی محمد راشد مدنی کا تھا۔ شام ٦ بجے دارالعلوم تعلیم القرآن باغ پہنچے جہاں مولانا امین الحق فاروقی، مفتی محمد خالد میر مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر، قاری مجیب الرحمٰن امیر باغ، مفتی

شمس الحق ناظم عمومی باغ، مفتی سید بشیر حسین شاہ، مولانا مدثر رفیق و دیگر علماء کرام نے استقبال کیا۔مغرب کے بعد تفصیلی خطاب ہوا جس میں باطل کے طریقہ واردات اوراس کا رد کے عنوان پر گفتگو کی۔

تیسرا پروگرام ۹؍جون بروز جمعہ المبارک کومرکزی جامع مسجد الحسنین موہری فرمان شاہ میں تحفظ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داریاں کے عنوان پر مفتی سید بشیر حسین شاہ کی زیرنگرانی ہوا۔مہمان خصوی مفتی محمد راشد مدنی اور مفتی محمود الحسن شاہ مسعودی تھے۔پہلی نشست کی صدارت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ خطیب مرکزی جامع مسجد باغ نے کی اور دوسری نشست کی صدارت حضرت مولانا امین الحق فاروقی نے کی۔اس کے علاوہ مولانا زبیر نقشبندی، مولانا رشید احمد راولاکوٹ، مولانا قاضی صفی اللہ، مولانا ولی اللہ، مولانا سید ساجد حسین شاہ، مولانا مجیب الرحمٰن باغ، مولانا افراز نے پاک گلی راولاکوٹ سے شرکت کی۔اس کے علاوہ متعدد علماء کرام واہل علاقہ نے کانفرنس میں شرکت کی۔　(رپورٹ: عادل خورشید)

ختم نبوت کانفرنس حجرہ شاہ مقیم اوکاڑہ

۵؍جون ۲۰۲۳ء حجرہ شاہ مقیم تحصیل دیپالپور اوکاڑہ میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس مولانا نور محمد کی صدارت اور مولانا محمد عثمان کی نگرانی میں منعقد ہوئی۔جس میں تلاوت ونعت کے بعد ضلعی مبلغ مولانا عبدالرزاق مجاہد، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور نے بیانات فرمائے۔بعدازیں طلباء کی دستار بندی کی گئی۔

ختم نبوت کانفرنسیں اوکاڑہ

۸؍جون ۲۰۲۳ء بروز جمعرات جامعۃ الخیر چک نمبر۴۴ میں ختم نبوت کانفرنس مولانا نور محمد کی صدارت اور قاری محمد شعیب مہتمم جامعہ ہذا کی نگرانی میں منعقد ہوئی۔تلاوت قاری عبدالرزاق کوٹ ادو، ہدیہ نعت مولانا غلام اللہ چشتی نے پیش کیا۔جب کہ مولانا عبدالرزاق ضلعی مبلغ، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔طلباء کی دستار بندی، طالبات کی دوپٹہ پوشی کی گئی اور لٹریچر تقسیم کیا گیا۔۹؍جون ۲۰۲۳ء جامع مسجد بلال چک نمبر۴۴ میں ختم نبوت کانفرنس مولانا ارشد مدنی کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ مولانا عبدالرزاق مجاہد، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس سمن آباد لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت وجمعیت علماء اسلام اقبال ٹاؤن لاہور کے زیر اہتمام ۱۰جون ۲۰۲۳ء کو تحفظ ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد نیشنل بنک کالونی سمن آباد لاہور میں زیر صدارت شیخ الحدیث مولانا مفتی

محمد حسن منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں مولانا زاہد الراشدی، مرکزی راہ نما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، چیئرمین قرآن وسنت موومنٹ علامہ ابتسام الٰہی ظہیر، مولانا عبدالرؤف فاروقی، معروف شاعر سید سلمان گیلانی، امیر وسطی پنجاب جماعت اسلامی مولانا جاوید قصوری، سپریم کورٹ کے وکیل ایم اسد منظور بٹ، مولانا شاہنواز فاروقی، مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا عبدالنعیم، کانفرنس کے منتظم اعلیٰ مولانا قاضی عبدالودود، مولانا محمد قاسم گجر حافظ فیصل بلال حسان، جے یو آئی لاہور کے حافظ نصیر احمد احرار، مولانا عبدالرحمٰن، مولانا عبدالعزیز، قاری معاویہ محمود مکی ر، پروفیسر ابوبکر چوہدری، قاری محمد عمران، قاری محمد زکریا، حافظ عرفان حیدر سمیت کثیر تعداد میں علماء قراء اور عوام نے شرکت کی۔

ختم نبوت کانفرنس پتوکی

۱۰ر جون ۲۰۲۳ء جامع مسجد عائشہ پتوکی قصبہ روڑے میں مولانا عبداللہ رحیمی کی صدارت میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ مولانا عبداللہ انور، مولانا عبدالرزاق مجاہد، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا راحیل حنیف کھڈیاں کے بیانات ہوئے۔ لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

ختم نبوت کانفرنس کوٹ رادھا کشن

۱۲ر جون بروز اتوار کوٹ رادھا کشن ضلع قصور میں مولانا عبدالغنی کی صدارت میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں قاری محمد اکرم نے تلاوت اور مولانا شاہد عمران عارفی ساہیوال نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ مولانا عبدالرزاق مجاہد، مولانا نور محمد ہزاروی سرگودھا، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور کے بیانات ہوئے۔ طلباء کی دستار بندی کی گئی۔

ختم نبوت کانفرنس میرپور خاص

۱۲ر جون ۲۰۲۳ء بروز پیر نمرہ مسجد میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس مولانا صاحبزادہ عزیز احمد کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ مولانا رضوان قاسمی کراچی، شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، حضرت سید امین الدین پاشا کے بیانات ہوئے۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا مختار احمد مبلغ میرپور نے انجام دیئے۔ اختتامی دعا سید امین الدین پاشا نے کرائی۔

ختم نبوت کانفرنس گھوٹکی

۱۶ر جوان ۲۰۲۳ء کوثر مسجد انوار آباد گھوٹکی میں ماہانہ تاجدار ختم نبوت کانفرنس سید نور محمد شاہ امیر

مجلس گھوٹکی کی صدارت اور مولانا محمد یوسف ناظم مجلس گھوٹکی کی نگرانی میں منعقد ہوئی۔ مفتی نور محمد لکھن، مولانا امیر حمزہ، مولانا محمد حسین ناصر مبلغ سکھر، مولانا محمد عظیم بھٹو، مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی کے بیانات ہوئے۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس ٹاؤن شپ لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ ٹاؤن شپ کے زیر اہتمام ۱۷ جون ۲۰۲۳ء کو تحفظ ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد مدینہ میں پیر میاں محمد رضوان نفیس کی صدارت میں ہوئی۔ کانفرنس میں مولانا محمد امجد خان، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عبدالنعیم، خطیب جامع مسجد ہذا قاری حبیب الرحمٰن، مولانا مفتی محمد نوید لاہوری، مولانا عزیز اللہ، مجلس ختم نبوت کے مقامی عہدیداران مولانا محمد مہتاب، پیر محمد آصف، بھائی محمد بلال، حافظ محمد عنصر، مولانا مدثر اسامہ، علامہ ممتاز اعوان، قاری محمد حنیف حقانی ودیگر نے خطاب کیا۔

ختم نبوت کانفرنس چونیاں

۱۸ر جون ۲۰۲۳ء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل چونیاں قصور کے زیر اہتمام ختم نبوت کانفرنس مولانا قاری عظمت اللہ کی صدارت اور قاری سعید الرحمٰن فاروقی کی نگرانی میں منعقد ہوئی۔ جس میں تلاوت مولانا امیر معاویہ، نعت حذیفہ ابوسعید اور مولانا آصف رشیدی نے پیش کی۔ مولانا عبدالرزاق مجاہد، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور، مولانا سید ابوبکر شاہ شورکوٹ، مولانا ابوبکر جمعیت اہل حدیث ننکانہ، مولانا عمر لکھوی، مولانا عرفان، مولانا اسامہ، مولانا فاروق ودیگر کے بیانات ہوئے۔

ختم نبوت کانفرنس جنگل خیل کوہاٹ

۲۳ر جون بروز جمعہ کو جنگل خیل کی جامعہ مسجد میاں نور کوھاٹ میں ایک عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی، جس میں تمام عاشقانِ رسول اور کارکنانِ ختم نبوت نے شرکت کی۔ مرکزی مبلغ مولانا محمد راشد مدنی نے احسن انداز میں بیان فرمایا اور ۹ر ستمبر کی کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے ترغیب دی۔

ختم نبوت کانفرنس تحصیل شیر ینگل

۲۸ تاریخ بروز اتوار چار بجے جامعہ دارالعلوم شیر ینگل میں مہتمم جامعہ مولانا محمد سلام حقانی اور جنرل سیکرٹری ختم نبوت تحصیل شیر ینگل مولانا شیرزادہ کی صدارت میں کانفرنس کا انعقاد کیا گیا تھا۔ مفتی محمد راشد مدنی نے خصوصی خطاب فرمایا۔ مولانا محمد عابد کمال بھی ہمراہ تھے۔ پروگرام کے بعد ختم نبوت تحصیل شیر ینگل کے نائب امیر مولانا رشید کے مدرسے میں حضرت تشریف لائے اور مدرسہ کا وزٹ کیا۔

مسافران آخرت

☆...... جناب نوید حسین اشتیاق کا انتقال: عالمی مجلس کی مرکزی شوریٰ کے سابق رکن اور روزنامہ اسلام بچوں کے ایڈیشن کے ایڈیٹر الحاج اشتیاق حسین مرحوم آف جھنگ کے بڑے صاحبزادہ جناب نوید حسین اشتیاق کا گزشتہ دنوں جھنگ میں انتقال ہوگیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون!

☆...... مولانا محمد احمد لدھیانوی کو صدمہ: جماعت اہل سنت کے رئیس حضرت مولانا محمد احمد صاحب لدھیانوی کے برادرمکرم جناب الحاج عطاء اللہؒ کمالیہ میں انتقال فرماگئے۔ حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے ان کے ہاں کمالیہ جاکر قاری حبیب اللہ مولانا کے برادرگرامی اور صاحبزادہ سے مرحوم کی تعزیت کی۔

☆...... جناب صدیق اکبر وندیم اکبر کو صدمہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ کے دیرینہ کارکن چوہدری نذیر احمد مرحوم کی اہلیہ اور بھائی محمد صدیق اکبر اور بھائی ندیم اکبر کی والدہ رضائے الٰہی سے ۱۳جون بروز منگل کو انتقال کرگئیں۔

☆...... حافظ نذیر احمد چوہان میلسی کو صدمہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میلسی کے مخلص کارکن اور جمعیت علماء اسلام کے سالار حافظ نذیر احمد چوہان اور مولانا مجیب الرحمٰن کی والدہ ۲۰رجون کو انتقال کرگئیں۔

☆...... مولانا محمد عبیداللہ خالد مہتمم جامعہ فاروقیہ کو صدمہ: جامعہ فاروقیہ کراچی کے بانی، وفاق المدارس کے سابق صدر امام المحدثین، شارح بخاری حضرت مولانا سلیم اللہ خان کی اہلیہ اور ہمارے مخدوم زادہ مولانا محمد عبیداللہ خالد مہتمم جامعہ فاروقیہ کی والدہ محترمہ کا ۳رجولائی کو کراچی میں انتقال ہوا۔

☆...... مولانا عبدالباسط فاروقی کو صدمہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ کے سابقہ ناظم تبلیغ حضرت مولانا عبدالباسط فاروقی کی اہلیہ قضائے الٰہی سے وفات پاگئیں۔ وفات کے وقت مرحومہ کی عمر ۴۵ سال تھی، مرحومہ کو اللہ تعالیٰ نے بہت سی صفات اور سعادتوں سے نوازا تھا، عقل وفہم، دانش مندی، ایثار اور اخلاص، مہمان نوازی اور عقیدہ ختم نبوت سے محبت میں اپنی مثال آپ تھیں۔

☆...... مولانا محمد قاسم رحمانی کلی ملتان،
☆...... مولانا اظہر محمود پہاڑپور ڈی آئی خان،
☆...... چوہدری محمد اسلم ٹوبہ ٹیک سنگھ،
☆...... قاری سردار احمد جہانیاں منڈی،
☆...... چوہدری شوکت محمود بہاول نگر،
☆...... مولانا محمد قاسم عباسی کراچی،
☆...... قاری عبیدالرحمٰن کندیاں شریف،
☆...... مولانا عبدالرحمٰن رینالہ خورد،

سمیت حق تعالیٰ تمام مرحومین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی نعمت سے سرفراز فرمائیں، قارئین لولاک سے دعاء مغفرت کی درخواست ہے۔

مؤرخہ
بمقام
1 ستمبر 2023
جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب
میانی روڈ ٹاور مارکیٹ حیدرآباد
عظیم الشان
روح پرور
تحفظ ختم نبوت کانفرنس
پروقار
زیر صدارت
زیر سرپرستی
مہمان خصوصی
مہمان خاص
مولانا اللہ وسایا
مرکزی رہنما
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
پاکستان
قاضی احسان احمد
محمد حنیف جالندھری
حافظ حمد اللہ
راشد محمود سومرو
عبدالمجیب قریشی
ضیاء اللہ شاہ بخاری
محمد عیسیٰ سموں
خواجہ عزیز احمد
ناصر الدین خاکوانی
022-3821520
0300-8775697
0315-6727975
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ حیدرآباد ڈویژن
حطیم گرافکس، گاڑی کھاتہ، حیدرآباد۔ موبائل: 0300-3078451

ختم نبوت کانفرنس
چناب نگر
26-27 اکتوبر 2023ء کو ہو گی
سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس
7 اکتوبر 2023
بروز ہفتہ بعد نماز مغرب
جامع مسجد الصادق
بہاولپور
عزیز الرحمن جالندھری
عزیز احمد
محمد سلیمان
منیر احمد منور
عطاء الرحمن
محمود احمد
شاہ نواز فاروقی
اللہ وسایا
محمد ناصر الدین خان خاکوانی
محمد اسماعیل
محمد اسحاق ساقی
محمد قاسم
ضیاء اللہ شاہ
ارشاد الحق
فضل الرحمن
محمد مرتضیٰ
عبدالرزاق
بلیغ الرحمن
محمد انس
محمد میاں
0300-6851586
0322-6532053
0323-6517480
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

بمقام وحدت روڈ کرکٹ گراؤنڈ لاہور

6 ستمبر 2023 بروز بدھ بعد نماز مغرب

سالانہ عظیم الشان ایمان افروز

ختم نبوت کانفرنس

شمع ختم نبوت کے پروانوں سے شرکت کی درخواست ہے

صاحبزادہ حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد صاحب مدظلہ
ولی ابن ولی
نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا پیر طریقت رہبر شریعت حافظ محمد ناصر الدین خان خاکوانی صاحب مدظلہ
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

شیخ الحدیث استاذ العلماء حضرت مولانا فضل الرحیم اشرفی صاحب مدظلہ
مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور

یادگار اسلاف ولی کامل حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور

ملک کے جید علماء مشائخ عظام اور مذہبی وسیاسی جماعتوں کے قائدین، دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور

0423-5441166
0300-4304277
0300-4981840